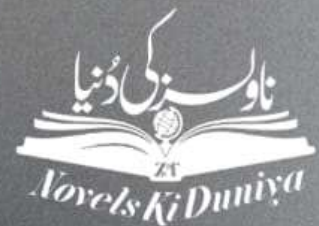


قسمتوں کا لکھا

بقلم رابعہ ملک



قسمتوں کا لکھا

از قلم: ربیعہ ملک

قسط نمبر: 5

"ماشاء اللہ بہت مبارک ہو آپ سب کو۔۔۔" اریبہ بیگم نے سب کا منہ میٹھا کرتے ہوئے کہا۔۔۔ ثمنینہ بیگم، زاہد صاحب اور ایان آج وہاب اور انابیہ کی بات چیت کرنے جبار صاحب کی طرف آئے ہوئے تھے۔۔۔

"تمہیں بھی مبارک ہو۔۔۔" ثمنینہ بیگم نے اریبہ بیگم کو مٹھائی کھلاتے ہوئے کہا۔۔۔ "ہماری بیٹی کہاں ہے اُسے تو بلائے۔۔۔" زاہد صاحب کے کہنے پر اریبہ بیگم نے ردا کو اشارہ کرتے ہوئے انابیہ کو لانے کا کہا تو وہ سر ہلاتی اُسے لینے چلی گئی۔۔۔۔

"چلو انابیہ تمہارے سسرال والے تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔" ردا نے انابیہ کے گلے لگتے ہوئے کہا جس نے آج پریل کلر کا فراک پہنا ہوا تھا۔ ڈوپٹے کو سر پر سیٹ کیا ہوا تھا جبکہ میک اپ کے نام پر

اُسے صرف لپ گلوں ہی لگوا یا تھا۔۔۔۔۔ اس کے چہرے پر کسی قسم کی خوشی کا کوئی شبہ تک نہ تھا۔۔۔۔۔ ردا کے کہنے پر اُسے اپنا سر اٹھا کر اُسے دیکھا۔۔۔۔۔

"کیا بات ہے انابیہ کوئی پریشانی ہے؟؟؟" ردا نے اُسے یوں بیٹھے دیکھ کر پوچھا۔ تو انابیہ نے مسکراتے ہوئے سر نفی میں ہلا دیا۔۔

"نہیں کوئی پریشانی نہیں ہے۔۔۔۔۔" انابیہ کے کہنے پر ردا کو تسلی ہوئی تو وہ اُسے لیتی نیچے چل دی۔۔

"ماشاء اللہ ہماری انابیہ تو بہت پیاری لگ رہی ہے۔۔۔۔۔" ثمنینہ بیگم نے انابیہ کا ماتھا چومتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"اریبہ اگر تمہاری اجازت ہو تو میں رسم پوری کر دو۔۔۔۔۔" ثمنینہ بیگم نے اریبہ سے اجازت چاہی تو انہوں نے سعد کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔

"جی آئی ضرور۔۔۔۔۔" سعد کے کہنے پر ثمنینہ بیگم نے انابیہ پر اپنا لایا ہوا سرخ دوپٹہ اوڑھ دیا۔۔۔۔۔ اور پھر اُسے وہاب کے نام کی انگوٹھی پہنا دی۔ اور اس کی نظر اُتارنے لگی۔۔۔۔۔

"اللہ تمہارے نصیب اچھے کرے بیٹا۔۔۔۔۔" زاہد صاحب نے انابیہ کے سر پر پیار دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"تم میری بھابھی بنو گی angel میں اتنا خوش ہوں میں کیا بتاؤ تمہیں۔۔۔۔۔" ایان انابیہ کے پاس بیٹھتے ہوئے خوشی سے بولا تو ثمنینہ بیگم نے اس کے کان کھینچے۔۔۔۔۔

"وہ بھابھی بننے والی ہے اب تمہاری، ایسے بات کرو گے تم انابیہ سے۔۔۔۔۔" ثمنینہ بیگم کے کہنے پر ایان نے پہلے اپنے کان اُن سے آزاد کروائے اور پھر اُنہیں دیکھ کر دل کھول کر مسکرایا۔۔۔۔۔

"مما یہ پہلے میری angel بنی تھی۔ اور میں آپ سبکو پہلے ہی بتا دوں تو اسے angel ہی کہو گا۔" ایان کے کہنے پر سب ہنس دیے۔۔۔۔

"یہ کبھی نہیں سدھرے گا آنٹی۔۔۔" سعد نے ہنستے ہوئے شمیمہ بیگم سے کہا۔۔ جبکہ انابیہ اپنے سر نیچے گرائے اپنی انگلیوں کو مسل رہی تھی۔۔۔۔

"ردا تم ایان اور انابیہ کو اپنی نیو پینٹنگ نہیں دکھاؤں گی جو تم نے بنائی ہے۔۔" سعد کے کہنے پر ایان نے اُسے دیکھا۔

"سعد بھائی صاف صاف بولے بڑوں نے بات کرنی ہے۔۔" ایان نے سعد کو دیکھتے ہوئے کہا تو اُس نے اپنے دانت اُسے دیکھا دیے۔۔۔

ردا ایان اور انابیہ کو لیتی وہاں سے چلی گئی تو سعد نے بات کا آغاز کیا۔۔۔۔۔

"آنٹی میں آپ کی بات سے بات کرنا چاہتا تھا۔" سعد کے کہنے پر شمیمہ بیگم نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا۔

"انابیہ چاہتی ہے کہ وہاب کو سب سچ بتائے ہم اُسے کسی بھی دھوکے میں نہ رکھے اور جہاں تک میں وہاب کو جانتا ہوں مجھ بھی یہی ٹھیک لگ رہا ہے۔" سعد نے اپنی بات کرتے ہوئے اُنھیں دیکھا۔۔۔۔

"سعد بیٹا تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم نے وہاب سے یہی کہا ہے کہ انابیہ اپنے والد کے انتقال کے بعد یہاں رہ رہی ہے کیونکہ اسکی فیملی میں اور کوئی نہیں ہے۔۔ لیکن اس بات کو دہرانے کا کوئی فائدہ نہیں جس میں انابیہ کی کوئی غلطی نہیں تھی۔۔" ثمینہ بیگم نے سعد سے کہا۔۔۔

"لیکن آنٹی جب وہاب کو بعد میں پتہ چلے گا تو اُسکا کیا رویہ ہوگا یہ آپ جانتی ہے اُسے جھوٹ سے سخت نفرت ہے۔۔" سعد نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

"ہم پوری کوشش کرے گے کہ وہاب اور ایان دونوں کو یہ بات پتہ نہ چلے لیکن اگر ایسا کچھ ہوتا بھی ہے تو تب انابیہ وہاب کی بیوی ہوگی وہاب اس پر یقین کرے گا سعد۔۔ بس انکا رشتہ مضبوط ہونے دو۔۔" ثمینہ بیگم کے کہنے پر سعد نے اریبہ بیگم کو دیکھا۔۔۔

"آنٹی مجھے یہ سب ٹھیک نہیں لگ رہا۔ ہمیں اس رشتے کی بنیاد جھوٹ سے شروع نہیں کرنی چاہیے۔۔" سعد نے اپنی بات کا اظہار کیا۔۔۔۔

"بیٹا میں اس بات کا یقین دلاتا ہوں تمہیں کہ انابیہ اور وہاب کے رشتے پر اس بات کا کوئی اثر نہیں پڑے گا۔" زاہد صاحب نے سعد سے کہا وہ خود بھی جھوٹ نہیں بولنا چاہتے تھے لیکن ثمینہ بیگم کی خوشی کے لیے وہ کچھ بھی کر سکتے تھے۔

"سعد وہاب اچھا لڑکا ہے بچپن سے جانتے ہو تم اُسے وہ جذبات میں آکر کوئی فیصلہ نہیں لیتا۔ اگر اُسے اس رشتے کے لیے ہاں کہا ہے تو ہو سکتا ہے وہ انابیہ کو دل سے قبول کرنا چاہتا ہو۔ ہمیں پرانی باتیں نہیں دورانی چاہیے۔" جبار صاحب نے سعد کو سمجھاتے ہوئے کہا تو کو محض سر ہلا سکا۔۔۔۔۔۔

"بھائی صاحب کب تک کی ڈیٹ رکھے شادی کی۔۔" شمینہ بیگم نے جبار صاحب سے پوچھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"جب آپکو مناسب لگے بھابھی۔۔۔" جبار صاحب نے اُنھیں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"میرے خیال سے اس مہینے کا آخری جمعہ کیسا رہے گا۔۔" زاہد صاحب کے کہنے پر سب نے خوشی سے انکا فیصلہ قبول کیا۔۔

"مما اتنی بھی کیا جلدی تھی آپکو۔۔۔" ایان نے وہاب کو مٹھائی کھلاتے ہوئے شادی کی تاریخ بتائی تو اُسے شمینہ بیگم کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"مجھ سے تو اتنا بھی انتظار نہیں ہو رہا۔ بس جلدی سے یہ دن بھی گزر جائے اور میں انابیہ کو تمہاری دلہن بنا کر یہاں لے آؤں۔۔۔۔" شمینہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ اُنکی خوشی دیکھتا رہ گیا۔۔۔

"آئی ایم سوری ممما میں نے آپکو بُہت پریشان کیا تھا۔۔" وہاب اُنکے گلے لگتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"سوری کی کوئی ضرورت نہیں ہے بیٹا تم نے ہاں کر کے مجھے بُہت خوش کر دیا ہے۔۔ بس انابیہ کا بُہت خیال رکھنا وہاب۔ اُسے وہ تمام خوشیاں دینا جو وہ ڈیزرو کرتی ہے۔" شمینہ بیگم کے کہنے پر وہاب نے سر ہلا دیا۔۔۔۔۔

"بھائی میں آپکو ابھی سے بتا رہا ہوں میں angel کی سائڈ پر ہوں۔ کیونکہ وہ بُہت معصوم ہے اس لیے اگر آپ دونوں کی کوئی لڑائی ہوئی تو آپ کا ہی قصور ہو گا۔" ایان نے وہاب کو کہا جسکی بات سن کر اُس نے ایان کو گھور کر دیکھا۔

"مجھے تو ایسا لگ رہا ہے کہ اُس نے پہلے سے ہی سب کے دلوں میں جگہ بنالی ہے اور مجھے باہر نکال دیا ہے۔" وہاب نے منہ بناتے ہوئے کہا تو شمینہ بیگم ہنس دی۔۔۔۔۔

"ہم اُسے اپنی بیٹی بنا کر لا رہے ہیں وہاب ظاہر ہے اب اسکی اہمیت زیادہ ہوگی۔" زاہد صاحب نے وہاب کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"پاپا آپ بھی۔" وہاب کے کہنے پر سب ہنس دیے۔

"یہ تمہارا موبائل انابیہ۔۔۔ مامی جان کے پاس تھا۔" سعد نے انابیہ کو اُسکا موبائل دیتے ہوئے کہا۔۔

"انابیہ بیٹا اس رشتے کو دل سے نبھانے کی پوری کوشش کرنا۔ میں بُہت خوش ہوں اس رشتے پر۔" سعد انابیہ کے سر پر ہاتھ رکھتا باہر چلا گیا۔۔۔

جبکہ انابیہ نے اپنے فون کا لوک اوپن کیا۔۔۔ اُسے اپنے موبائل کا خیال ہی نہیں آیا تھا۔۔۔۔۔ یہ شاید اُسے ضرورت ہی نہیں تھی۔۔۔

اُس نے گیلری اوپن کی تو recent پکچرز میں اسکی اور صائم کی تصویریں تھی جو اُس نے اپنی مہندی والے دن لی تھی۔۔۔ وہ اُنھیں دیکھتی اپنے آنسو بہانے لگی۔۔۔ پھر اُس نے ایک ویڈیو پلے کر دی۔۔۔ جس میں وہ

اپنے مہندی والے کپڑوں میں کیفے میں بیٹھی تھی ساتھ ہی صائم بیٹھا ہوا تھا۔ شاید یہ انابیہ کے برتھڈے والے دن کی ویڈیو تھی۔۔۔۔۔

"یہ کیا کر رہی ہو انابیہ۔۔" صائم نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"آپ بھی کرے نہ ایسے اپنے دوسرے ہاتھ سے ہارٹ بنائے۔۔" انابیہ نے اُسے کہا تو صائم نے ہنستے ہوئے اپنے ہاتھ سے ہالف ہارٹ بنا کر انابیہ کے ہاتھ کے ساتھ جوڑ دیا تو وہ مکمل دل بن گیا۔۔۔۔۔

انابیہ کی آنکھوں کے سامنے منظر دھندلا ہوا تو اُس نے اپنی آنکھیں صاف کی۔۔۔۔۔ پرانی یادیں پھر سے تازہ ہو گئی۔۔۔

وہ اب اپنی اور صائم کی chat پڑھ رہی تھی۔۔۔۔۔

"مجھے کیوں یقین نہیں آرہا صائم آپ ایسا کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔ میرا دل بُہت درد کرتا ہے جب بھی میں آپکی باتوں کو یاد کرتی ہو۔۔۔۔۔ میں بُہت تکلیف میں ہو صائم۔۔۔۔۔ آپ کیسے میرے بنا رہ سکتے ہیں۔۔۔۔۔ مجھے کیوں نہیں جینا آرہا آپکے بغیر۔۔۔۔۔ میں یہ شادی نہیں کرنا چاہتی لیکن میں ردا کو وہ تکلیف نہیں دینا چاہتی جو آپکی وجہ سے مجھے ملی ہے۔۔۔۔۔ اپنے مجھے برباد کر دیا ہے صائم۔۔۔۔۔ مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا آپ نے۔۔۔۔۔ لیکن میں پھر بھی آپ سے نفرت نہیں کر پا رہی۔۔۔۔۔ میں آپکو بھولنا چاہتی ہوں صائم۔۔۔۔۔ پر کچھ بھی میرے بس میں نہیں ہے۔ سب کچھ تو اپنے ختم کر دیا صائم۔۔۔۔۔" وہ اپنے فون کو سینے سے لگائے ہچکیوں میں رو رہی تھی۔۔۔۔۔

"تم میرے اور ایان کے ساتھ شاپنگ پر چل رہے ہو وہاب۔۔۔" ثمنینہ بیگم نے وہاب سے کہا۔۔۔
 "مما وہاں کیا کروں گا آپکو بہت ٹائم لگ جائے گا۔" وہاب نے انکار کرتے ہوئے کہا لیکن ثمنینہ بیگم
 کے اسرار پر اُسے اُنکے ساتھ جانا ہی پڑا۔۔۔

"کہاں جانا ہے ممما۔۔۔" وہاب کے کہنے پر ثمنینہ بیگم نے اُسے پہلے انابیہ کو پک کرنے کا کہا۔۔۔۔
 "لیکن آپ نے مجھے اس بارے میں نہیں بتایا تھا۔" وہاب نے اُن سے کہا تو وہ ہنس دی۔۔۔۔
 "کیونکہ میں تمہیں جانتی ہو تم منع کر دیتے۔ تم ایک دفعہ بھی نہیں ملے اُسے کم سے کم شادی کی
 شاپنگ تو مل کر کر لو تم دونوں۔۔۔" سمینہ بیگم نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔
 "مما لیکن۔۔۔" وہاب نے احتجاج کرتے ہوئے کہا لیکن ثمنینہ بیگم نے اُسے پہلے ہی روک دیا۔۔۔۔
 "کوئی لیکن ویکن نہیں وہاب۔۔۔" ثمنینہ بیگم کے کہنے پر وہ خاموش ہو گیا۔

لیکن پھوپھو میرا بالکل دل نہیں ہے جانے کا۔۔۔" انابیہ نے انکار کرتے ہوئے کہا۔۔۔
 "بیٹا ثمنینہ تمہیں خود کے کر جانا چاہتی ہے شاپنگ پر ایسے منع کرنا اچھا نہیں لگے گا تم ریڈی ہو جاؤ وہ
 آنے والے ہی ہو گے۔۔۔" اریبہ بیگم اُسے کہتی باہر چلی گئی۔۔۔ تو انابیہ کو بھی نہ چاہتے ہوئے تیرا ہونا
 پڑا۔۔۔۔۔

وہ پستہ کلر کی سادی شلوار قمیض پہنے دوپٹہ گلے میں ڈالے۔ بالوں کی ٹیل بنائے نیچے اُتری تو سامنے
 صوفے پر اُسے ثمنینہ بیگم بیٹھی دکھائی دی اُنکے ساتھ ہی بیٹھا وہاب چائے پی رہا تھا۔۔۔ جب انابیہ نے

اُنکے پاس آتے سلام کیا تو اُس نے نظریں اٹھا کر اُسے دیکھا۔۔۔ ہر دفعہ کی طرح اس بار بھی اُسکا دل انابیہ کو دیکھ کر زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔

ثمینہ بیگم نے انابیہ کو پیار دیتے اپنے پاس ہی بیٹھا لیا۔۔

"angel تم اپنے ہونے والے شوہر سے سلام نہیں کرو گی۔۔" ایان نے اُسے تنگ کرتے ہوئے کہا تو وہاب نے اُسے آنکھیں دکھائی۔۔۔۔

"سوری angel لگتا ہے تمہارے ہونے والے شوہر کو برا لگا میرا کچھ کہنا۔۔" ایان نے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا جب سب قہقہہ لگا کر ہنس دیے۔۔۔۔ انابیہ نے ثمینہ بیگم کے پاس بیٹھے ہوئے وہاب کو سلام کیا جو اُسکا جواب دیتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔۔

"مما چلے؟؟؟" وہاب کے کہنے پر ثمینہ بیگم انابیہ کو لیتی اسکے پیچھے چل دی۔۔۔۔۔

"میں پیچھے بیٹھو گا مما angel کے ساتھ۔۔۔" ایان نے آگے بڑھتے ہوئے انابیہ کے لیے دروازہ کھولا اور خود بھی اسکے ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔ جبکہ وہاب اُسے کن آنکھیوں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔ جو کہیں سے بھی 25 سالہ مرد نہیں لگ رہا تھا بلکہ ایک 17، 18 سال کا لڑکا لگ رہا تھا۔۔۔۔

وہاب ڈرائیونگ کر رہا تھا جب اُسے پیچھے سے ایان کی مسلسل آواز سنائی دے رہی تھی اُس نے بیک ویو مرر سے پیچھے دیکھا تو انابیہ شاید ایان کی کسی بات پر مسکرا رہی تھی۔۔۔۔ نہ جانے اس لڑکی میں کیسی کشش ہے جو مجھے اس کی طرف کھینچتی ہے۔۔۔۔۔ وہاب نے اُسے دیکھتے ہوئے سوچا

اور دوبارہ سامنے دیکھتا اپنی ڈرائیونگ میں مصروف ہو گیا جبکہ گاڑی میں ابھی بھی ایان کی آواز گھونج رہی تھی۔

"صائم ابھی تک اٹھا نہیں کافی ٹائم ہو گیا ہے۔۔" مریم بیگم نے دانیل سے کہا جو انھیں چائے دے رہی تھی۔

"آئی وہ سو رہے ہیں شاید انکی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔" دانیل نے انھیں دیکھتے ہوئے کہا۔۔
 "تم جاؤ اُسے دیکھو جا کر اگر زیادہ طبیعت خراب ہے تو ڈاکٹر کے پاس لے جاؤ۔۔" مریم بیگم کے کہنے پر وہ سر ہلاتی کمرے کی جانب چل دی۔۔۔۔۔

"صائم۔۔" دانیل نے لائٹ آن کرتے ہوئے اُسے آواز دی۔۔۔۔۔

"یار انابیہ مجھے سونے دو میرے سر میں درد ہو رہا ہے۔ لائٹ آف کر دو۔۔" صائم نے آنکھیں کھولے بغیر کہا۔۔ جبکہ دانیل انابیہ کا نام سن کر وہی رک گئی۔۔ پھر اسکی طبیعت کا سوچتے اسکے پاس آئی۔ اور اسکے ماتھے پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔

"صائم آپکو تو بخار ہے بھت تیز۔۔۔" دانیل نے فکر مند ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"انابیہ میں نے کہا۔۔" صائم اُسکا ہاتھ پکڑ کر اٹھنے لگا جب دانیل کو دیکھ کر چونکا۔۔۔۔۔

"صائم میں ہوں دانیل۔۔" دانیل نے اپنا ہاتھ اُسے آزاد کرواتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"وہ مم۔۔۔ میں۔" صائم نے اٹھتے ہوئے بہانہ بنانا چاہا لیکن جیسے اسکے الفاظ ہی ختم ہو گئے تھے۔۔۔۔۔
 "آپکی طبیعت ٹھیک نہیں ہے ڈاکٹر کے پاس چلے میرے ساتھ۔۔۔" دانیل نے اسکے لیے فکر مند ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

"نہیں اسکی ضرورت نہیں ہے بس میرے سر میں درد ہو رہا ہے تم میرے لیے چائے بنا دو اور کوئی پین کلر دے دو۔۔۔" صائم کے کہنے پر وہ باہر کی جانب چل دی۔۔۔ جبکہ صائم پیچھے بیٹھا اپنے سر کو دونوں ہاتھوں میں گرا گیا۔ اور اسکے ذہن میں پرانے منظر لہرانے لگے۔۔۔

"آپکے سر میں درد ہو رہا ہے لائے میں دبا دوں فوراً آرام آجائے گا آپکو۔۔۔" انابیہ اسکے پاس بیٹھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔

"رہنے دو تم تمہاری ٹر ٹر سے میرے سر میں زیادہ درد ہو گا۔" صائم اپنا سر مسلتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔

"اب ایسی تو کوئی بات نہیں ہے صائم میں کہاں اتنا بولتی ہوں۔۔۔ بس تھوڑی سی باتیں ہی تو کرتی ہوں۔۔۔ آپ سب نہ مجھے بہت ہلکے میں لے رہے ہیں جبکہ میں بہت اچھی اور پیاری ہوں اور میں کسی کو بالکل بھی تنگ نہیں کرتی صائم بس میں جو کام کرتی ہوں وہ نا جانے کیوں خراب ہو جاتا ہے۔۔۔ اب وہ کام خود ہی خراب ہوتا ہے میں تو بس اُسے دل سے کرتی ہوں اب آپ خود ہی بتائے اس میں میری کیا غلطی ہے۔۔۔" انابیہ اب صائم کا سر دباتے ہوئے non stop بولی جا رہی تھی جبکہ صائم بس ہنستے ہوئے اسکی باتیں سنی جا رہا تھا۔۔۔

اچانک منظر دھندلا گیا وہ اب اپنے بیڈ پر بیٹھا تھا اپنا سر ہاتھوں میں گرائے۔ اسکی آنکھوں میں آنسو بھی چمک رہے تھے۔ اُسے سائڈ ٹیبل پر پڑا موبائل پکڑا اور گیلری میں سے اپنی اور انابیہ کی تصویر نکال کر اُسے دیکھنے لگا۔ وہ شاید اس دن کی تصویر تھی جب صائم نے انابیہ کو پرپوز کیا تھا۔۔۔۔۔ وہ دونوں ساتھ کھڑے مسکرا رہے تھے۔۔۔۔۔

"تم کیوں میرا پیچھا نہیں چھوڑ رہی انابیہ۔۔۔ میں تم سے محبت نہیں کرتا۔۔۔ پھر کیوں تم بار بار میری سوچوں میں آجاتی ہوں۔۔۔ میں نے تم سے بالکل سچ کہا تھا مجھے تمہارے آنسوؤں سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔ لیکن نہ جانے کیوں مجھے تمہاری وہ آنسوؤں سے بھری آنکھیں سونے نہیں دیتی انابیہ۔۔۔" صائم نے کہتے ہوئے اپنا سر بیڈ سے اٹکا لیا اور اپنی آنکھیں موند لی۔

"یہ کیسا ہے angel؟" وہ سب مال میں ایک بوتیک میں کپڑے دیکھ رہے تھے جب ایان نے ایک ڈریس انابیہ کے سامنے کرتے ہوئے کہا۔۔

"بہت اچھا ہے۔۔۔" انابیہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"مما یہ بھی ڈریس ڈن کر دے پھر۔۔۔ angel کو جو بھی پسند ائے فوراً لے لیں۔۔۔" ایان نے مسکراتے ہوئے کہا اُسے اپنی angel سے کچھ زیادہ ہی محبت ہو گئی تھی۔۔۔ جبکہ پاس کھڑا وہاب بس انکو شاپنگ کرتا ہوا دیکھ رہا تھا۔

"نہیں اس سب کی ضرورت نہیں ہے پلیز ایان میں لینے کے لیے تو نہیں کہا تھا۔" انابیہ نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"بیٹا ایان ٹھیک کہہ رہا ہے۔ تم ہمارے لیے بہت خاص بن گئی ہوں۔ اور یہ سب تو تمہارا حق ہے اب۔۔" شمینہ بیگم نے اُسے پیار سے کہا۔ انابیہ کو اُنکی اتنی محبت دیکھ کر آسیہ بیگم کی یاد آئی جو اپنی بیٹی کو بھول ہی چکی تھی غلطی سے بھی اسکی خیریت درافت نہیں کی تھی۔۔۔

"وہاب تمہیں کوئی ڈریس پسند آیا انابیہ کے لیے۔" شمینہ بیگم نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا جو ایک ڈریس نکالے اُسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"مما آپ تو جانتی ہے مجھے نہیں کوئی آئیڈیا شاپنگ کا آپکو جو اچھا لگے لیں انابیہ کے لیے۔" وہاب نے اُنھیں دیکھتے ہوئے کہا جبکہ آج پہلے دفعہ وہاب نے انابیہ کا نام لیا تھا۔۔۔۔

"لیکن کوئی ایک ڈریس آپ بھی پسند کر لے نہ angel کے لیے۔۔" ایان کے کہنا پر شمینہ بیگم نے بھی اُسے اسرار کیا جبکہ انابیہ یوں ہی کھڑی تھی جیسے وہ اس گفتگو کا حصہ ہی نہیں ہے۔۔۔۔۔

وہاب نے یہاں وہاں نظر گھما کر دیکھا تو سامنے ایک زنک کلر کا شورٹ فرائیڈ لگا ہوا تھا اسکے اوپر موتیوں کا کافی کام کیا ہوا تھا۔ اور اسکے ساتھ کیپری تھی۔۔۔۔

وہاب نے اس ڈریس کی جانب اشارہ کیا تو پاس کھڑی سیلر لڑکی نے وہ ڈریس لاتے ہوئے اُنکے سامنے رکھ دیا۔

"یہ اچھا لگا ہے مجھے ماما۔۔۔" وہاب نے ثمنینہ بیگم سے کہتے انابیہ کو دیکھا جو اُنکے پاس ہی کھڑی تھی۔۔۔ وہ بہت کم بول رہی تھی جبکہ ایان کے مطابق وہ بالکل ایان کی کاپی تھی لیکن شاید اس وقت کوئی اور لڑکی ہوتی تو وہ بھی ایسے ہی behave کرتی۔۔۔۔

"یہ ڈریس پسند آیا آپکو۔۔۔" وہاب نے ڈائریکٹ انابیہ سے پوچھا تو اُس نے سر اٹھا کر اُسے دیکھا جو اُسی پر اپنی گرے آنکھیں جمائے کھڑا تھا۔۔۔ انابیہ نے اپنا سر ہلانے میں ہی اکتفا کیا۔۔۔۔

"یہ بھی پیک کر دے۔۔۔" وہاب نے سیلز گرل سے کہا اور بل پے کرتا ثمنینہ بیگم کے پیچھے چل دیا جو انابیہ اور ایان کے ساتھ پہلے ہی باہر نکل چکی تھی۔۔۔۔

سارا دن شپنگ کرنے کے بعد اب وہ سب ریسٹورانٹ پر بیٹھے زاہد صاحب کا انتظار کر رہے تھے جو اپنے ڈرائیور کے ساتھ یہاں آرہے تھے۔۔۔۔۔۔

"انابیہ بیٹا ولیمے کا ڈریس پسند آیا تمہیں۔۔۔" ثمنینہ بیگم نے انابیہ سے ڈریس کا پوچھا جس کا آج وہ آرڈر دے کر آئے تھے۔۔۔

"جی آئی سب بہت اچھا ہے۔۔۔" انابیہ نے مسکراتے ہوئے اُنھیں کہا۔۔۔۔

"اسلام علیکم۔۔۔" زاہد صاحب نے اتے ہوئے سبکو سلام کی۔۔۔۔

"کیسی ہے ہماری بیٹی؟؟؟ کیسی رہی آپکی شاپنگ؟" زاہد صاحب نے انابیہ سے پوچھا۔۔۔۔

"انکل میں ٹھیک ہوں۔۔۔ اور شاپنگ بھی اچھی رہی۔۔۔" انابیہ نے مسکراتے ہوئے اُنھیں جواب دیا۔۔۔ وہاب اب ویٹر کو کھانے کا آرڈر دے رہا تھا۔۔۔

کھانا کھاتے ہوئے وہ سب انابیہ سے کوئی نہ کوئی بات کر لیتے تھے جسکا جواب وہ مسکراتے ہوئے دے رہی تھی۔۔ جبکہ وہاب اُن سب کو اتنا خوش دیکھ کر مسکرا دیا۔۔۔ وہ سچ کہہ رہا تھا اس لڑکی میں سب کے دلوں میں پہلے ہی جگہ بنالی۔۔۔ پھر سامنے بیٹی انابیہ کو دیکھا جو کھانا کھاتے ہوئے ایان سے کچھ کہہ رہی تھی شاید کالج کا کوئی واقعی سنار ہی تھی۔۔۔

"میں پڑھائی میں اتنی اچھی نہیں تھی مجھے کتابیں کھولتے ہی نیند آجاتی تھی۔" انابیہ کے کہنے پر ایان ہنس دیا۔

"پھر تو تم واقعی میرے جیسی ہو angel۔۔۔" ایان نے اُسے ہستے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"وہاب بیٹا میں اور ایان تمہارے پاپا کے ساتھ چلے جائیں گے تم انابیہ کو گھر ڈراپ کر آؤ۔۔" کھانے سے فارغ ہو کر وہ سب باہر نکلے تو ثمنینہ بیگم نے وہاب سے کہا۔۔۔۔۔

"جی ماما۔۔" وہاب نے کوئی بحث کیے بغیر حامی بھر لی جبکہ انابیہ کافی کنفیوز ہو رہی تھی اسکے ساتھ جانے سے لیکن وہ منع بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ سب سے ملنے کے بعد وہ وہاب کے ساتھ چل دی۔۔۔۔۔

وہاب نے اسکے لیے فرنٹ دوڑ اوپن کیا تو وہ خاموشی سے بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

گاڑی اپنے سفر پر گامزن تھی۔۔۔۔۔ وہاب نے ساتھ بیٹھی لڑکی پر نظر دوڑائی جو کھڑکی سے باہر دوڑتے ہوئے مناظر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

"انابیہ۔۔" وہاب کے بلانے پر انابیہ نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔۔۔

"مجھے ایک ضروری بات کرنی ہے تم سے۔۔۔" وہ انابیہ سے formaly بات کر رہا تھا۔۔۔۔۔

"میں کچھ کلیئر کرنا چاہتا ہوں۔ میں شادی نہیں کرنا چاہتا تھا انابیہ۔۔۔ تم یہ مت سمجھنا کہ میری زندگی میں کوئی لڑکی تھی۔۔۔ ایسا نہیں ہے میں کسی سے بھی شادی نہیں کرنا چاہتا تھا شاید میں یہ رشتہ نبھانے کے لیے ابھی تیار نہیں تھا۔ لیکن ماما کی خوشی کے لیے میں اس رشتے کے لیے مان گیا ہوں۔ مجھے غلط مت سمجھنا میں بس ساری باتیں کلیئر کرنا چاہتا ہوں۔ ماما پاپا ایان سب بہت پسند کرتے ہیں تمہیں انابیہ۔۔۔۔ میں اپنی طرف سے پوری کوشش کروں گا کہ تمہارے ساتھ کوئی نہ انصافی نہ ہو لیکن میں تم سے یہی کہوں گا کہ مجھے تھوڑا وقت چاہیے ہو گا اس رشتے کو نبھانے کے لیے۔ اگر ہو سکے تو گھر میں یہ بات کسی کو نہ پتہ چلے۔۔ لیکن اگر تمہیں کوئی اعتراض ہے تو تم مجھے یا سعد کو بتا سکتی ہو۔۔۔۔ آئی ایم سوری میری کسی بھی بات سے تمہارا دل دکھا ہو تو۔۔۔" وہاب نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا اور پھر اسکی جانب دیکھا جو سر نیچے گرائے اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

انابیہ ان سب کی محبت دیکھ کر صبح سے یہی سوچ رہی تھی کہ آخر مجھ جیسی لڑکی سے وہاب شادی کیوں کر رہے ہیں اب اُسے سب واضح سمجھ آ رہا تھا۔ کہ وہ صرف اپنی ماں کی خوشی کے لیے اُسے شادی کر رہے ہیں۔

"انابیہ۔۔۔" وہاب نے اُسے خاموش دیکھ کر دوبارہ بلایا۔۔۔۔۔

انابیہ نے اُسے دیکھا جو اُسے دیکھتا پھر سامنے کی طرف دیکھنے لگ گیا۔۔۔ "میں بھی تو یہ شادی نہ چاہتے ہوئے ہی کر رہی ہوں۔" انابیہ نے سوچتے ہوئے پھر سے نظریں جھکا لی۔ اسکے سامنے ردا کا ہنستے ہوا چہرہ لہرایا۔۔۔۔۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔" انابیہ کے کہنے پر وہ اُسے دیکھنے لگا۔ لیکن کہا کچھ نہیں گاڑی میں پہلے جیسی خاموشی پھیل گئی۔۔۔ کچھ دیر بعد وہ شاپنگ bags ہاتھوں میں پکڑے انابیہ کے ساتھ گھر داخل ہوا تو سعد اور حیات گارڈن میں بیٹھے چائے پی رہے ہیں۔۔۔۔۔ سلام دعا کے بعد سعد نے اُسے تھوڑی دیر رکنے کا کہا جبکہ وہ تھکاوٹ کا کہتا واپس چلا گیا اور انابیہ اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔۔

"واؤ انابیہ کتنی زیادہ شاپنگ کروائی ہے وہاب بھائی نے تمہیں۔۔۔" ردا خوش ہوتے اُسے کہہ رہی تھی جو فریش ہونے کا کہتی واشروم میں چلی گئی۔۔۔۔۔ وہ شیشے کے سامنے کھڑی اپنے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ وہ یہ شادی نہیں کرنا چاہتے تھے۔۔۔ وہ صرف آنٹی کی خوشی کے لیے یہ سب کر رہے ہیں۔۔۔ تو کیا میں سعد بھائی کے لیے ردا کے لیے یہ سب نہیں کر سکتی۔۔۔ مجھے ان سب کے سامنے خوش رہنا ہے۔۔۔ وہ شیشے میں دیکھتی اپنے آنسو صاف کرنے لگی۔

وہاب آفس سے نکلتا اپنی گاڑی کی طرف جا رہا تھا جب ایان نے پیچھے سے اُسے آواز دی تو وہ رک گیا۔۔۔۔۔

"بھائی مجھے بھی اپنے ساتھ لے جائے۔ میری گاڑی سروس کے لیے گئی ہے اور پاپا ایک میٹنگ اٹینڈ کر رہے ہیں۔" ایان کے کہنے پر وہاب نے گھڑی پر ٹائم دیکھا۔۔۔۔۔

"میں گھر نہیں جا رہا۔ مجھے کہیں اور جانا ہے اس لیے خاموشی سے اندر جا کر پاپا کا ویٹ کرو یا ٹیکسی سے چلے جاؤ۔" وہاب نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

"بھائی کہا جا رہے ہیں آپ؟؟؟" ایان کے پوچھنے پر وہاب خاموش رہا۔ اور گاڑی کو آگے بڑھاتا وہاں سے چلا گیا پیچھے ایان کلس کر رہ گیا۔۔۔۔

"Mr Hitler!!!!!!" ایان کہتا دوبارہ اندر چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہاب ایک گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد ایک محلے میں گاڑی روکتا باہر نکلا۔ گاڑی آگے نہیں جاسکتی تھی شاید گلی چھوٹی تھی۔۔۔ وہ چلتا ہوا ایک دروازے کے سامنے رکا اور دروازہ ناک کیا اسنے ہاتھ میں شاپرز پکڑے ہوئے تھے۔

دروازہ کھلا تو سامنے ایک ادھیڑ عمر کی خاتون کھڑی تھی سادہ سا سوٹ زیب تن کیے انہوں نے آنکھوں پر نظر کا چشمہ لگایا ہوا تھا۔ وہاب کو دیکھ کر مسکرا دی۔۔۔

"السلام وعلیکم آنٹی کیسی ہے آپ۔۔۔" وہاب نے مسکراتے ہوئے سر آگے کیا تو انھیں نے اُسے پیار دیتے اندر آنے کا کہا۔۔۔

"اس دفعہ بہت دنوں بعد چکر لگا ہے تمہارا بیٹا۔ گھر پر سب ٹھیک تو ہے نہ۔۔" نگین بیگم نے بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔ یہ گھر صرف دو کمروں پر مشتمل تھا۔ گھر کی حالت بھی ٹھیک نہیں لگ رہی تھی۔۔۔ وہاب چار پائی پر بیٹھتے ہوئے انھیں دیکھ کر مسکرا دیا۔۔۔۔۔

"جی آنٹی سب ٹھیک ہے آپکی دعا سے۔ میں بس کام میں مصروف تھا اس لیے نہیں آسکا۔ انکل کیسے ہے کب تک آئے گے گھر۔۔" وہاب نے اُنسے کہا چہرے پر ابھی بھی مسکراہٹ سچی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

"بیٹا وہ تو بس آنے والے ہی ہو گے۔۔۔" نگین بیگم نے اُسے کہا جب احمد صاحب اندر اتے دکھائی دیے۔ وہاب کو دیکھ وہ بہت خوش ہوئے تھے۔۔۔۔۔ وہ وہاب کے پاس بیٹھتے حال احوال پوچھنے لگے جبکہ نگین بیگم کھانے کہ انتظام کرنے لگی۔۔۔۔۔

کھانے سے فارغ ہوتے وہ سب چائے پے رہے تھے جب وہاب نے کورٹ میں سے ایک کارڈ نکالتے نگین بیگم کو پکڑا دیا۔۔۔۔۔

"یہ کیا ہے بیٹا۔۔۔" انھیں نے سوالیہ انداز میں پوچھا۔۔۔

"انکل آنٹی یہ میری شادی کا کارڈ ہے آپ دونوں نے ضرور آنا ہے۔۔۔" وہاب کے کہنے پر کو بہت خوش ہوئے۔۔۔

"واقعی وہاب تم شادی کر رہے ہو۔ ہمیں بہت خوشی ہوئی یہ سن کر ہمیشہ خوش رہو بیٹا۔۔۔" نگین بیگم نے خوش ہوتے ہوئے اسکے سر پر پیار دیا جبکہ اُنکی آنکھیں آنسو سے بھر گئی۔

"اگر آج زین ہوتا تو وہ بھی بہت خوش ہوتا وہاب۔ تم نے ہمیں بہت بڑی خوشخبری دی ہے بیٹا۔۔۔ ہم اپنے بیٹے کی شادی میں بھلا کیسے نہیں آئیں گے۔۔۔" وہ نم آنکھوں سے اسکے چہرے کو دیکھتی ہوئی کہہ رہی تھی جو انہیں زین کی طرح ہی عزیز تھا۔۔۔۔۔

"آنٹی آپ ایسے رو تو نہیں۔۔۔" وہاب نے اُنکے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا اور انہیں اپنے ساتھ لگا لیا۔۔۔

"کون ہے وہ جسے ہمارے بیٹے نے پسند کیا ہے۔۔" احمد صاحب کے پوچھنے پر وہاب کے ذہن میں وہی چہرہ لہرایا۔ وہ مسکرا دیا جیسے وہ چہرہ اب اُسے پریشان نہیں کرتا تھا بلکہ ایک سکون ملتا تھا اُسکا سوچ کر۔۔۔۔۔

"میں نے پسند نہیں کیا بلکہ ممانے کیا ہے اور آپکو پتہ ہے وہ پورے گھر کی favorite ہو گئی ہے۔ ایان تو اُسے angel کہتے نہیں تھکتا۔ ماما پاپا بھی اُسے بہت پسند کرتے ہیں۔۔" وہاب ہنستے ہوئے اُنھیں بتا رہا تھا۔۔۔۔۔

"تم پسند نہیں کرتے اُسے؟؟؟ تم خوش ہو وہاب؟" نگین بیگم نے اسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھا۔

"سب خوش ہے آنٹی۔ اور میں سب کی خوشی میں خوش ہوں۔ میں نے ماما کو بہت پریشان کیا ہے لیکن میرے فیصلے سے وہ کافی مطمئن ہے۔۔" وہاب نے اُنھیں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"کیا نام ہے اُسکا۔۔"

"انا بیہ۔۔۔" نگین بیگم کے پوچھنے پر وہاب نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"وہاب مجھے میرے بیٹے کی کوئی شکایت نہیں ملنی چاہیے۔۔ اس بچی کے ساتھ کوئی نا انصافی مت کرنا۔۔ جو کچھ بھی زین کے ساتھ ہوا تھا وہ بھول جاؤ بیٹا۔ میں اُسے نہیں ملی لیکن میں جانتی ہوں جس کے لیے میرے وہاب نے ہاں کی ہے وہ کوئی عام لڑکی تو نہیں ہوگی۔۔" نگین بیگم کے کہنے پر اُس نے سر ہلا دیا۔۔۔۔۔

"اب میں نکلتا ہوں آنٹی۔۔۔" وہاب نے اٹھتے ہوئے اُنسے اجازت طلب کی۔۔۔۔

"بیٹا ان سب کی ضرورت نہیں ہوتی تم پہلے ہی بہت کچھ لے آئے ہو۔۔" وہاب اُنھیں چیک دے رہا تھا جب احمد صاحب نے سامنے پڑے شوپرز کو دیکھتے ہوئے کہا جن میں فروٹس اور راشن تھا۔۔۔۔۔

"انکل آپ مجھے بیٹا کہتے ہے اور شرمندہ بھی کر رہے ہیں۔ آنٹی بیمار رہی ہے پچھلے دنوں اور آپ نے مجھے اطلاع تک نہیں دی۔ کیا میں آپکا بیٹا نہیں۔۔" وہاب کے کہنے پر انہوں نے نفی میں سر ہلاتے اُسے اپنے ساتھ لگا لیا۔۔

"جب سے زین گیا ہے تمہارے علاوہ ہمارا ہے ہی کون۔" احمد صاحب نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"انکل آپکو جب بھی میری ضرورت ہو مجھے فوراً بلا لیا کرے۔ کل میں خود اُٹو گا اور آنٹی کو ہسپتال لے کر جاؤ گا۔" وہاب نے اُنسے کہا۔۔۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے بیٹا میں لے جاؤ گا تمہیں بھی سو کام ہو گے۔ تم پریشان مت ہونا۔" احمد صاحب کی بات پر وہ سر ہلاتا باہر کی جانب چل دیا۔۔۔

"صائم کیسی طبیعت ہے اب تمہاری میں نے منع بھی کیا تھا کہ آج آفس مت جانا۔" مریم بیگم نے اُسے اندر اتے دیکھ کر کہا۔۔۔

"ماما میں ٹھیک ہوں بلکل آپ پریشان مت ہوں۔۔" وہ ماں کے گلے لگتے ہوئے بولا جب دانیل نے اس کے سامنے ٹرے لائی جس میں پانی کا گلاس رکھا ہوا تھا۔۔۔۔

"تھینک یو۔۔ میں فریش ہو جاؤں تب تک آپ دونوں ریڈی ہو جائیں آج باہر سے ڈنر کرے گے۔۔" صائم کہتا اوپر کی جانب چل دیا۔۔

"مامی جان یہ انابیہ کی شادی کا کارڈ ہے۔۔ اُسے خوشی ہوگی اگر آپ آئے گی تو۔۔" سعد نے آسیہ بیگم کو کارڈ دیتے ہوئی کہا۔ حنان بھی اُنکے پاس ہی بیٹھا تھا۔۔۔

"سعد تم جانتے ہو ہمارا اُس سے کوئی تعلق نہیں ہے سو بہتر یہی ہے کہ اُسکا ذکر مت کیا کرو۔۔" حنان کی بے رخی سے کہنے پر سعد نے اُسے دیکھا۔۔

"حنان اسکی کوئی غلطی نہیں ہے جس دن تمہیں یہ پتہ چل گیا تم بہت پچتاؤ گے۔۔" سعد کے کہنے پر حنان نے اُسے دیکھا۔۔

"اسکی وجہ سے میرے پایا چلے گئے ہے سعد میں اُسے کبھی معاف نہیں کرو گا۔۔" حنان کہتا اپنے کمرے کی جانب چل دیا۔۔

"سعد بیٹا اُسے بھائی بن کر رخصت کرنا۔ اللہ اُسے خوش رکھے۔ لیکن میں نہیں آسکتی۔۔" آسیہ بیگم نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔

"مامی جان اسکی کوئی غلطی نہیں ایک دفعہ تو اُسے مل لے وہ آپسے ملنے کے لیے ترس رہی ہے۔ وہ کسی سے بات نہیں کرتی لیکن اُسے آپکی ضرورت ہے شاید وہ یہ شادی بھی نہیں کرنا چاہتی لیکن حنان اور ردا کی وجہ سے یہ سب کر رہی ہے۔۔۔ وہاب اچھا لڑکا ہے میں اس لیے مطمئن ہوں۔ لیکن آپ ایک دفعہ اُسے مل کر پیار تو دے سکتی ہے۔" سعد کے کہنے پر آسیہ بیگم خاموش رہی جیسے اُنکے پاس کوئی الفاظ ہی نہیں تھے۔۔۔۔

"سعد بھائی یہ انابیہ آپنی کو دے دینا آپ حنان بھائی کو نے پتہ چلے۔۔" ہانیہ نے ایک لیٹر اسکی جانب کرتے ہوئے کہا۔۔۔ تو وہ سر ہلاتا اٹھ کھڑا ہوا۔

"مجھے آپکی خاموشی نے آپکا جواب بتا دیا ہے مامی جان۔ آپ فکر نہیں کرے وہ یہ تکلیف بھی برداشت کر لے گی۔" سعد کہتا باہر کی جانب چل دیا۔

"بھابھی ہم انابیہ کی شادی کے رہے ہیں۔ میں گھر اس لیے نہیں آئی کیوں کہ میں صائم کے سامنے انابیہ کا ذکر نہیں کرنا چاہتی۔۔۔" اریبہ بیگم نے فون پر مریم بیگم سے بات کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"تم نے اچھا کیا اریبہ انابیہ کا رشتہ کر کے لیکن میں نہیں آسکتی صائم کو اس بات کا علم نہ ہی ہو تو بہتر ہے۔ وہ اپنی زندگی میں آگے بڑھ گیا ہے اریبہ۔۔۔ تم مجھے اس وقت خود غرض سمجھ رہی ہو گی لیکن میں صائم کی وجہ سے بُہت پریشان ہوں وہ بُہت ڈسٹرب ہے۔ اس لیے میں اُسے مزید پریشان نہیں کرنا چاہتی۔ انابیہ کو میری طرف سے پیار دینا۔۔۔" مریم بیگم نے کہتے ہوئی فون بند کر دیا۔۔۔

"کیا ہوا می۔۔" سعد جو ابھی ابھی گھر آیا تھا اُنکے پاس بیٹھتے ہوئے بولا جو کافی پریشان لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

"مریم بھابھی نے آنے سے انکار کے دیا ہے۔۔" اُنکے بتانے پر سعد نے ایک لمبی سانس لی۔۔۔
 "اُن سے کیسا گلہ می جب انابیہ کی اپنی ماں نے آنے سے منع کر دیا ہے۔۔" سعد کے کہنے پر انہوں نے shock سے اُسے دیکھا۔۔۔

"آسیہ بھابھی کتنی سخت دل بن گئی ہے وہ تو ایک ماں ہے وہ اسکے ساتھ ایسا کیوں کر رہی ہے۔۔" اریبہ بیگم نے افسوس سے کہا جبکہ سعد پیچھے کھڑی انابیہ کو دیکھ رہا تھا جو لمبے لمبے سانس لینے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

"انابیہ۔۔" سعد اسکی جانب لپکا۔ وہ اُسے لیتا اسکے کمرے میں چلا گیا اور اُسکا پمپ اُسے دیا۔ جو اُسے فوراً استعمال کیا۔

"تم کیوں پریشان ہو رہی ہو انابیہ۔ ہم سب ہیں نہ تمہارے ساتھ۔ اور اب تو تم کسی کی بھی ضرورت نہیں ہونی چاہیے۔۔ صرف اپنا اور وہاب کا سوچو باقی کسی کے بارے میں مت سوچو۔۔" سعد اُسے سمجھاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔ جو سر نیچے پھینکے اپنے آنسوؤں بہا رہی تھی۔۔۔

"بھائی مجھے ماما کی بہت یاد آتی ہے۔ میں اُن سے ایک بار ملنا چاہتی ہوں بس پھر ضد نہیں کرو گی۔۔" وہ سعد کے ساتھ لگی اب ہچکیوں میں کہہ رہی تھی وہ اُسے دُکھ سے دیکھتا رہا اسکے بس میں

"انابہ آپنی میں آپکو بُہت یاد کرتی ہوں۔ میں آپ سے ملنا چاہتی ہوں لیکن حنان بھائی بُہت غصّہ کرتے ہیں اس بات پر انہوں نے مجھ سے میرا فون بھی لے لیا ہے۔ بھائی بُہت بدل گئے ہے وہ اب پہلے سے بھی زیادہ غصّہ کرتے ہیں۔ مجھے کہیں باہر بھی نہیں جانے دیتے۔ آپ ماما کی فکر مت کرنا میں انکا خیال رکھ رہی ہوں۔ آپ اپنا خیال رکھنا اور مجھے معاف کر دینا آپنی میں آپکے لیے کچھ نہیں کر سکتی۔۔"

انابیہ ہاتھوں میں وہ خط لیے رونے لگی۔۔۔۔۔

"مجھے معاف کر دو ہانیہ میری وجہ سے تمہیں یہ سب کچھ برداشت کرنا پڑھ رہا ہے۔۔" وہ روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔

"بابا۔۔" انابہ بیڈ پر لیتی یاسر صاحب کو یاد کرتی اپنے آنسو بہانے لگی۔

"لیکن انکل اگر آنٹی کی زیادہ طبیعت خراب ہے تو میں آجاؤ۔" وہاب نے فکر مند ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں بیٹا میں دیکھ رہا ہوں تمہاری آج برات ہے۔ تم فکر مت کرو۔۔۔ ہماری طرف سے معذرت۔۔۔" احمد صاحب نے وہاب سے کہا۔۔

"انکل کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ انٹی کا خیال رکھے اور میری ضرورت ہو تو فوراً فون کریے گا۔" وہاب نے کہتے فون بند کر دیا اور تیار ہونے کے لیے چلا گیا۔

اج انابیہ اور وہاب کی برات تھی۔ کچھ دیر پہلے ہی نکاح ہوا تھا اور انابیہ یاسر سے انابیہ وہاب ملک بن گئی تھی۔۔ ہر طرف مبارکباد کا شور تھا۔۔ وہ وائٹ شیروانی پہنے سر پر کلمہ سجائے اسٹیج پر بیٹھا سامنے دیکھ رہا تھا جہاں سے انابیہ سعد کے ساتھ چلتی ہوئی اسکے پاس ہی آرہی تھی۔۔۔ انابیہ نے آج بلڈ ریڈ کلر کا لہنگا پہنا ہوا تھا۔۔ ڈوپٹے کو سلیقے سے سیٹ کیے برائیدل لوک میں وہ بڑھت خوبصورت لگ رہی تھی بس اسکے چہرے پر وہ مسکراہٹ نہیں تھی جو صائم کی دلہن بنتے وقت اُسے چہرے پر سجائی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

"بھائی اٹھ کر angel کا ہاتھ پکڑے اور اُسے اپنے ساتھ لے کر آئے۔۔" ایان نے وہاب کے پاس جھکتے ہوئے کہا جو بنا پلکیں جھپکے اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔ اُسے آج سے پہلے کبھی اتنی حسین لڑکی نہیں دیکھی تھی یا شاید اُسے انابیہ سے پہلے کبھی کوئی لڑکی اتنی حسین لگی ہی نہیں تھی۔۔۔ وہ ایان کے کہنے پر اٹھتا اسکے پاس جا کر رکا اور اپنا ہاتھ آگے بڑھا لیا۔۔ سعد نے اُسکا ہاتھ وہاب کے ہاتھ پر رکھا تو نہ چاہتے ہوئے بھی اسکی آنکھ سے آنسو بہ گیا۔۔ نکاح کے وقت بھی وہ کتنا روئی تھی۔۔۔ سعد نے اُسے دیکھتے ہوئے نفی میں سر ہلایا گویا اُسے رونے سے منع کیا۔۔۔

وہاب اُسے لیتا اسٹیج پر آکر بیٹھ گیا۔۔۔ وہاب کا قد انابیہ سے کافی لمبا تھا۔ وہ اسکے سینے تک آتی تھی۔
آج اُسے ہائی ہیل پہنی ہوئی تھی تبھی وہ وہاب کے کندھے تک پہنچ رہی تھی۔۔

"واؤ angel تم تو بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔" ایان اسکے پاس بیٹھتے ہوئے بولا۔۔۔ وہ واقعی بہت
پیاری لگ رہی تھی اسکے ہاتھوں پر لگی وہاب کے نام کی مہندی کا رنگ بھی بہت گہرا آیا تھا۔۔۔ سب
وہاں اُن دونوں کو بیٹھا دیکھ یہ فیصلہ نہ کر پائیں رہے تھے کہ لڑکی زیادہ پیاری ہے یہ دولہا
میاں۔۔۔ لیکن ان دونوں کی جوڑی دیکھ کر ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے ان دونوں نے ایک دوسرے کو
مکمل کر دیا ہو۔۔۔ کچھ دیر بعد رخصتی کا شور اٹھا تو انابیہ کی آنکھیں دوبارہ سے بھگنے لگی۔۔۔ سعد اُسے
قرآن کے سائے میں گاڑی تک لیے کر آیا وہ سب سے مل کر سعد کی جانب آئی تو اُسے یاسر صاحب
کی بہت یاد آئی۔۔۔ "سعد بھائی۔۔۔" انابیہ نے سعد کو بلایا تو اُسے اپنی آنسوؤں سے بھری آنکھیں اٹھا کر
انابیہ کو دیکھا وہ کتنی عزیز تھی سعد کو۔۔

"ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا بیٹا چاہے کچھ بھی ہو جائے کتنا ہی مشکل وقت کیوں نہ ہو تمہارا سعد بھائی
ہمیشہ تمہارے ساتھ ہو گا۔ کوئی بھی پریشانی ہو میرے پاس آنے سے بالکل مت جھنجھکنا۔ اللہ
تمہارے نصیب بہت اچھے کرے انابیہ۔"

انابیہ اسکے گلے لگے رونے لگی جب سعد نے اپنے آنسو صاف کرتے اُسے پیار دیتے ہوئے کہا اور گاڑی
میں بیٹھا دیا۔۔۔

انابیہ مجھے بہت عزیز ہے وہاب اُسکا خیال رکھنا۔۔۔" سعد نے وہاب کو دیکھتے ہوئے کہا تو وہ اس کے گلے ملتا گاڑی میں بیٹھ گیا۔

وہ بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی جب اُسے دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔ اُس نے سر اٹھا کر دیکھا تو وہاب شیروانی اُتار کر صوفے پر رکھ رہا تھا۔۔۔ وہ کافی تھکا تھکا لگ رہا تھا۔۔۔ اب وہ سادہ سفید شلوار قمیض میں تھا۔۔۔ چلتا ہوا اس کے پاس آیا اور اس کے پاس ہی بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔۔ انابیہ کی نظریں اب جھکی ہوئی تھی شاید وہ بہت نروس ہو رہی تھی۔۔۔

"انابیہ۔۔۔ میں تم سے ساری بات پہلے ہی کلیئر کر چکا ہوں۔ میں جانتا ہوں ہو سکتا ہے تمہیں میری باتوں سے دُکھ بھی پہنچا ہوں۔۔۔ لیکن تم اب اس گھر کی بہو ہوں۔۔۔ تمہارے نام کے ساتھ اب ملک خاندان کا نام جڑ گیا ہے۔۔۔ اس لیے میں یہی چاہتا ہوں کہ تم دل سے اس ذمہ داری کو نبھاؤ۔۔۔ میں اپنی طرف سے پوری کوشش کرو گا کہ تمہیں میرے کسی بھی رویے سے کوئی تکلیف نہ پہنچے۔۔۔" وہاب نے انابیہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

پھر سائنڈ ٹیبل کے دراز سے ایک جیولری باکس نکال کر اس کے سامنے کیا۔۔۔۔

"یہ تمہارا منہ دکھائی کا تحفہ۔ ممانے مجھے تمہیں دینے کے لیے کہا تھا۔ اگر تم اسے کل پہنو گی تو ممانے کو بہت اچھا لگے گا۔" وہاب نے اس کو باکس دیتے ہوئے کہا۔ وہ گولڈ سیٹ تھا۔ جبکہ انابیہ صرف سر ہلا کر رہ گئی۔۔۔۔

"تم چینج کر لو کافی تھک گئی ہو گی۔" وہاب کے کہنے پر وہ سر ہلاتی واشروم میں گھس گئی۔۔۔ تھوڑی دیر بعد وہ فریش سی سیمپل سے ڈریس میں باہر نکلی۔۔۔ وہاب نے اُسے باہر نکلتے دیکھا تو خود بھی فریش ہونے چلے گیا۔۔۔ جب وہ فریش ہو کر آیا تو انابیہ بیڈ کی بائیں جانب سر تک کمبل لیے سو چکی تھی شاید وہ بہت زیادہ تھک گئی تھی۔ وہاب لائٹ آف کرتا خود بھی سونے کے لیے لیٹ گیا۔

صبح اسکی آنکھ کھلی تو پردوں کے پیچھے سے ہلکی سے روشنی آرہی تھی۔۔۔ انابیہ نے نظر گھما کر دیکھا تو وہ لا پرواہ سا اسکی دائیں جانب سو رہا تھا۔۔۔ انابیہ نے اٹھ کر گھڑی پر نظر دوڑائی تو 11 بجنے والے تھے۔۔۔

"اوہ آج تو کافی دیر سوتی رہی میں۔۔۔" انابیہ نے اپنے بالوں کا جوڑا بناتے ہوئے کہا۔۔۔ آج کتنے دنوں بعد اُسے اتنی گہری نیند آئی تھی۔۔۔ وہ سوچ رہی تھی جب دروازے پر دستک ہوئے جسکی وجہ سے وہاب کی نیند میں بھی خلل پیدا ہوا۔۔۔ انابیہ نے دروازہ کھولا تو پاکیزہ ایک ڈریس لیے اسکے سامنے کھڑی تھی۔۔۔

"انابیہ بی بی بیگم صاحبہ نے آپکے لیے یہ سوٹ بھجوا دیا ہے اور کہا ہے کہ آپ دونوں ریڈی ہو کر نیچے آجائے آپکے بھائی ناشتہ لے کر آنے والے ہے۔۔۔" پاکیزہ کے کہنے پر وہ سر ہلاتی ڈریس لے کر اندر چلی گئی۔ جب اسکی نظر وہاب پر پڑی۔۔۔

"گڈ مارننگ۔۔۔" وہاب نے بیڈ سے ٹیک لگاتے ہوئے اُسے کہا۔۔۔

"گڈ مارنگ۔۔" انابیہ نے کہتے ڈریس سائڈ پر رکھا۔۔۔۔۔

"آئی نے کہا ہے کہ ریڈی ہو کر نیچے آجائے وہ ہمارا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔" انابیہ نے وہاب سے کہا۔۔

"مممم تم ریڈی ہو جاؤ پھر ساتھ نیچے چلتے ہے۔۔۔" وہاب اُسے کہتا فون میں مصروف ہو گیا۔۔۔۔۔

انابیہ اب ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی وہاب کا دیا ہوا سیٹ پہن رہی تھی۔ اُسے لونگ محرون قمیض کے ساتھ پلازو پہن رکھا تھا۔۔۔ جس پر کافی کام ہوا تھا۔۔۔ بالوں کو کھلا چھوڑا ہوا تھا ڈوپٹے کو کندھے پر ڈالے وہ نیکلس پہن رہی تھی۔۔۔ جب وہاب اسکے پیچھے آکر کھڑا ہوا اور برش لے کر اپنے بال سیٹ کرنے لگا۔۔۔ اُسے بلیک کلر کی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی۔۔

"اچھی لگ رہی ہوں۔۔" وہاب نے انابیہ کو دیکھتے ہوئے بے اختیار کہا۔۔۔ جبکہ انابیہ نے اپنی ڈارک براؤن آنکھیں اٹھا کر اُسے دیکھا۔۔۔ آج وہ پہلی دفعہ وہاب کو اتنے غور سے دیکھ رہی تھی۔۔۔ وہ کافی لمبا تھا اس لیے انابیہ اپنا سر اٹھائے اُسے دیکھ رہی تھی۔۔۔ اسکی آنکھیں گرے تھی انابیہ نے پہلے کبھی نوٹ نہیں کیا۔۔۔ اسکے چہرے پر سب سے زیادہ کیا خوبصورت تھا اسکی اٹھی ہوئی مغرور ناک یا پھر اسکے چہرے پر سچ ہلکی داڑھی وہ فیصلہ نہ کر پائیں۔۔

"چلیں؟" وہاب نے اُسے ایسے کھڑے دیکھا تو وہ فوراً نظر جھکا گئی اور سر ہلاتی اسکے پیچھے چل دی۔۔

"السلام و علیکم!!" وہاب اور انابیہ نے آتے ہوئے سب کو سلام کی سعد اور حیات بھی شاید ابھی ابھی آئے تھے۔

"وا علیکم اسلام!!!!!! ماشاء اللہ۔۔۔" اُن سب نے بے اختیار اُن دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا جو ایک ساتھ بُہت خوبصورت لگ رہے تھے۔۔۔۔۔

"کیسی ہے میری بہن؟؟؟" سعد نے انابیہ کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں بھائی۔۔۔" انابیہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

سعد اور حیات ناشتہ کر کے واپس جا چکے تھے۔۔۔ جبکہ ایان جا کر انابیہ کو پارلر ڈراپ کر آیا تھا۔ لیکن اُسے پک کرنے وہاب آیا تھا۔۔۔ وہ گاڑی سے ٹیک لگائے انابیہ کا انتظار کر رہا تھا جب وہ سامنے سے دروازہ کھولتے ہوئے باہر نکلی۔۔۔ اُسے آج سفید لونگ گاؤن پہن رکھا تھا۔۔۔ ہاتھوں میں پھولوں کا گلہستہ پکڑے۔۔۔ ہلکے میک اپ کے ساتھ صرف ڈائمنڈ کا باریک نیپلس اور ڈائمنڈ کے ہی ایرنگز پہنے ہوئے تھے۔۔۔ ایان کے کہنے پر ولیمے پر ویسٹرن لک رکھی گئی تھی۔۔۔ وہاب نے رائل بلیو کلر کا ڈریس سوٹ پہنا ہوا تھا جبکہ اس وقت وہ صرف بلیو ویسٹ اور بلیو بوٹائی پہنے کھڑا تھا کوٹ اُسے بازو میں ڈالا ہوا تھا۔۔۔ وہ انابیہ کو دیکھتا رہا یہاں تک کہ وہ اسکے پاس آگئی۔

"وہاب۔۔۔" انابیہ نے اُسے کچھ بولتے ہوئے نہ دیکھا تو خود ہی اُسے بلا لیا۔۔۔ وہاب نے چونک کر

اُسے دیکھا جو بالکل اسکے پاس کھڑی تھی لیکن اُسے احساس ہی نہ ہوا کہ وہ کب اسکے پاس

آگئی۔۔۔۔۔ اُسے آگے بڑھتے ہوئے اسکے لیے دروازہ کھولا اور اسکی گاؤن کو گاڑی میں ایڈجسٹ کرتا

خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھال گیا۔۔۔۔

یہ شہر کا بہت ہی خوبصورت سا ویڈنگ ہال تھا۔ جیسے سفید پھولوں سے نہایت ہی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔۔۔ اس وقت ہال کی تمام لائٹس آف تھی صرف اسپاٹ لائٹ اُن دونوں پر تھی جو ایک دوسرے کے ساتھ ڈری آؤٹ فوگ میں سے راستہ بناتے اسٹیج کی طرف آرہے تھے۔۔۔ وہ دونوں آج تو جیسے کل سے بھی زیادہ خوبصورت لگ رہے تھے۔۔۔

ولیمے کے فنکشن کے بعد وہاب اور انابیہ سعد لوگوں کے ساتھ چل دیئے۔۔۔ جبکہ باقی سب مہمانوں نے بھی اپنے اپنے گھر کی راہ لی۔۔۔

"ماشاء اللہ سب خیر و عافیت سے ہو گیا اللہ کا بہت شکر ہے۔۔۔" اریبہ بیگم نے انابیہ کو دیکھتے ہوئے کہا جو اُنکے پاس بیٹھی چائے پی رہی تھی۔۔۔ انابیہ کی آنکھ جلدی ہی کھل گئی تھی۔۔۔ وہاب کو سوتا دیکھ وہ خود نیچے اریبہ بیگم کے پاس آگئی تھی۔۔۔

"میں تمہارے لیے بہت خوش ہوں انابیہ۔۔۔" اریبہ بیگم اُسے واقعی خوش لگی تھی۔۔۔ شاید وہ سب وہاب کو بہت پسند کرتے تھے۔۔۔ انابیہ اُنھیں دیکھتے ہوئی مسکرا دی۔۔۔ تبھی ردا اُنکے پاس آکر بیٹھی۔۔۔

"ویسے انابیہ تمہیں منہ دکھائی میں کیا دیا وہاب بھائی نے۔۔۔" ردا کے پوچھنے پر اسکی مسکراہٹ ایک دم ہی غائب ہوئی۔۔۔ لیکن اگلے ہی پل سنبھلتی ہوئی وہ ردا کو دیکھنے لگی۔۔۔

"گولڈ سیٹ دیا تھا انہوں نے۔۔۔" انابیہ کے کہنے پر وہ ردا اسکے گلے لگ گئی۔۔۔

"واؤ انابیہ مطلب کہ وہاب بھائی کو تم اتنی اچھی لگی ہو۔۔۔" ردا خوش ہوتے ہوئے کہہ رہی تھی جبکہ اسکی ذہن میں وہاب کی باتیں گردش کرنے لگی۔۔۔ اُسے نفی میں سر ہلاتے اپنے ذہن کو جھٹکا۔۔۔ اور اٹھتی اپنے کمرے میں چل دی جہاں وہاب پہلے سے ہی ریڈی کھڑا تھا۔۔۔۔

"میں ناشتہ لگا دوں آپکے لیے۔۔۔" انابیہ نے اُسے دیکھتے ہوئے پوچھا تو اُسے نفی میں سر ہلا دیا۔۔۔۔

"نہیں مجھے ابھی بھوک نہیں ہے سعد کہاں ہے۔۔۔" وہاب پوچھنے پر انابیہ نے اُسے بتایا کہ سعد بھائی تو نیچے لاؤنج میں ہے تو وہ سر ہلاتا نیچے چل دیا۔

"لیکن بھائی میں نے آپکو بالکل مس نہیں کیا آپ چاہے تو اپنے سسرال رہ سکتے ہیں مجھے صرف اپنی angel چاہیے۔۔۔" ایان نے وہاب کو زچ کرتے ہوئے کہا تو سب ہنس دیے۔۔۔۔

جبکہ وہاب نے اُسے گھوری سے نوازا جسکا ایان نے بالکل کوئی اثر نہیں لیا۔۔۔۔۔ انابیہ بھی شمیمہ بیگم کے پاس بیٹھی ایان کی بات پر مسکرا دی اُسنے آج وہی فراک پہنا ہوا تھا جو وہاب نے اسکے لیے پسند کیا تھا۔۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب وہاب اور انابیہ کو لیتے ملک ہاؤس کی طرف چل دیئے۔

"وہاب تم آج ہی کام پر جا رہے ہو کم سے کم ایک ہفتے کی تو چھٹی کر لیتے۔۔۔" وہاب کو آفس کے لیے تیار دیکھ کر شمینہ بیگم نے کہا۔۔۔ جبکہ باقی سب بھی وہی بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے۔۔۔ ایان اور زاہد صاحب بھی آفس جانے کے لیے تیار تھے۔۔۔

"مما بھت کام پینٹنگ پر ہے جانا ضروری ہے۔۔۔" وہاب نے اُنھیں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"ایسا بھی کیا ضروری کام ہے بھائی۔۔۔" ایان نے منہ بصورتے ہوئے کہا۔۔ وہاب کی وجہ سے اُسے بھی جانا پڑھ رہا تھا۔۔۔

"تم تو بلکل کوئی چھٹی نہیں کرو گے اب۔ نہیں تو تمہاری پاکٹ منی بند بلکل۔۔۔" وہاب کے کہنے پر ایان نے کینہ توڑ نظروں سے اُسے دیکھا۔۔۔

"آپکی شادی ہو گئی ہے اب ایسی بچوں والی باتیں اب آپکو سوٹ نہیں کرتی بھائی۔۔۔" وہ ایان ہی کیا جو کسی کا اُدھار رکھ لے۔۔۔

"تم بچوں والی حرکتیں کر سکتے ہو میں بچوں والی باتیں بھی نہیں کر سکتا۔۔۔" وہاب کے کہنے پر وہ مسکرا دیا۔۔۔

"تو بھائی میں ابھی بچا ہی ہوں۔۔۔" ایان نے اُسے اپنی بتیسی دکھاتے ہوئے کہا جبکہ انابیہ اسکی بات پر دل کھول کر مسکرائی۔۔۔۔۔ وہاب نے اُسے آج ایسے ہنستے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔

"وہاب انابیہ کو کہیں لے کر نہیں جاؤ گے تم گھومنے کے لیے۔۔۔" ثمنینہ بیگم کے کہنے پر اُس نے انابیہ کو دیکھا جو اب کھانے میں مصروف تھی۔ وہاب نے نوٹ کیا وہ بُہت کم کھانا کھاتی تھی۔۔۔۔۔

"مما ابھی ایک ڈیڑھ ماہ تک تو بلکل بھی نہیں لیکن اسکے بعد آپ جہاں کہے گی میں انابیہ کو لے جاؤ گا آئی promise۔۔۔" وہاب نے اُنھیں دیکھتے ہوئے کہا تو وہ سر ہلا گئی جبکہ وہ ایان کو لیتا آفس کے لیے نکل گیا۔

ثمنینہ بیگم اب انابیہ کو سارا گھر دیکھا رہی تھی۔۔۔

"انابیہ ہم سب نے اس دن کا بُہت انتظار کیا ہے۔ تم یہ مت سمجھنا کہ میں تمہیں بہو بنا کر لائی ہوں بلکہ میں تو تمہیں بلکل اپنی بیٹی سمجھتی ہوں۔۔۔ تم نے اس گھر میں آکر ہمارے لیے بیٹی کی کمی پوری

کرنے دی ہے۔۔۔" انہوں نے انابیہ کے ماتھے پر لب رکھتے ہوئے کہا۔۔۔ کتنی محبت کتنی ممتا تھی اُنکے لہجے میں۔۔۔۔۔ انابیہ بے اختیار اُنکے گلے لگی رونے لگی۔۔۔

"کیا ہوا بیٹا۔۔۔" وہ اُسے یوں اچانک روتا دیکھ گھبرا گئی۔۔۔۔۔

"کچھ نہیں ہوا آنٹی وہ بس یو نہیں۔۔۔" انابیہ اُن سے الگ ہوتی اپنا سر نفی میں ہلانے لگی۔۔۔ تو وہ سمجھ گئی کہ انابیہ کو اپنی ماں کی یاد آرہی ہو گی۔۔۔ وہ اُسے پیار دیتی اسکے آنسو صاف کرنے لگی۔۔۔۔۔

"میں نے ابھی کہا ہی کہ تم میری بہو نہیں بیٹی ہو تم پھر مجھے آنٹی کیوں کہہ رہی ہو وہاب اور ایان کی طرح مجھے ماما بولو۔۔۔" شمینہ بیگم کے کہنے پر وہ مسکرا دی۔

"کیسا رہا تمہارا دن؟" وہاب اس وقت بیڈ پر بیٹھا لیپٹاپ پر کام کر رہا تھا جب اُس نے اپنے پاس بیٹھی انابیہ سے پوچھا جو کوئی کتاب پڑھ رہی تھی۔۔۔۔۔

"اچھا رہا۔۔۔۔۔ ماما نے مجھ سے کافی باتیں کی اور پورا گھر بھی دکھایا۔۔۔ پھر ہم نے تھوڑی سی واک بھی کی باہر گارڈن میں۔۔۔" انابیہ نے اُسے بتایا تو وہ مسکرا دیا۔۔۔۔۔

"لگتا ہے کافی اٹیچ ہو گئی ہیں ماما تم سے۔۔۔" وہاب کے پوچھنے پر وہ سر ہلا گئی جب کمرے پر دستک ہوئی تو اُس نے دروازہ کھول کر دیکھا باہر ایان ہاتھ میں پوپ کارن پکڑے کھڑا تھا۔۔۔۔۔

"تم فری ہو angel۔۔۔۔۔ مووی دیکھے ہم؟؟؟" ایان نے اُسے دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔۔

"کونسی مووی؟" انابیہ نے سوالیہ نظروں سے پوچھا جب وہاب بھی اُن دونوں کے پاس آکر کھڑا ہو گیا۔۔

"کوئی بھی جو تمہیں پسند ہو۔۔" ایان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

"ہارر مووی دیکھے۔۔" انابیہ نے چٹکی بجاتے ہوئے کہا تو ایان نے سر ہلا دیا۔۔۔۔

"آپ دیکھے گے مووی ہمارے ساتھ۔۔" انابیہ نے وہاب کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"چھوڑو angel بھائی کو ہارر موویز سے ڈر لگتا ہے۔۔" ایان نے ہنستے ہوئے کہا تو انابیہ بھی ہلکا سا مسکرا دی جبکہ وہاب اُن دونوں کو آنکھیں چھوٹی کیے دیکھنے لگا۔۔۔۔

"تم دونوں مجھ پر ہنس رہے ہو۔۔ مجھے کسی سے ڈر نہیں لگتا۔" وہاب نے اُن دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا تو دونوں نے فوراً سر نفی میں ہلا دیے۔۔

"ہم تو نہیں ہنس رہے آپ کو دیکھنی ہے تو آجائے بھائی۔۔" ایان کہتا انابیہ کے ساتھ چل دیا جبکہ

وہاب بھی اُنکے پیچھے اسٹڈی روم میں داخل ہوا جہاں ایک سائنڈ پر صوفے کے پاس زمین پر کچھ cushion رکھے ہوئے تھے اور پروجیکٹر سیٹ کیا ہوا تھا یہ کام ایان کے ہی تھے وہ اکثر یہاں موویز دیکھا کرتا تھا۔۔۔۔

وہ لائٹ آف کرتا انابیہ کے پاس آکر بیٹھ گیا۔۔ جبکہ وہاب نے فوراً اُسے دیکھا۔۔

"لائٹ بند کرنی ضروری ہے کیا۔۔" وہاب کے کہنے پر انابیہ نے اُسے دیکھا۔۔

"ہارر مووی کا مزہ تو ایسے ہی آئے گا نا۔۔۔" انابیہ کے کہنے پر وہ چپ کر گیا جبکہ اُسکا دل بُہت بری طرح ڈر رہا تھا۔

انابیہ اور ایان بُہت غور سے مووی دیکھ رہے تھے ساتھ ساتھ پوپکورن بھی کھا رہے تھے۔۔۔ جب ایک سین میں لڑکی کو اپنے پیچھے کوئی آواز محسوس ہوتی ہے وہ پیچھے دیکھتی ہے تو سامنے ہی کوئی ڈرونی شکل کا انسان کھڑا ہوتا ہے لیکن اس لڑکی کی چیخ سے زیادہ وہاب کی چیخ اسٹڈی روم میں گھونچی جب ایان اور انابیہ نے پیچھے مڑ کے دیکھا وہ صوفے پر بیٹھا بُہت ڈرا ہوا لگ رہا تھا۔۔۔ اُن دونوں کو دیکھتا زبردستی مسکرایا۔۔۔

"ہاہاہا میں تو تم دونوں کو تنگ کر رہا تھا۔۔۔" وہاب کے کہنے پر انابیہ نے ایان کی طرف دیکھا اور دونوں کا زور دار قہقہہ بلند ہوا لیکن وہاب کی گھوری سے فوراً دونوں سیدھے ہوئے۔۔

پوری مووی میں ایان اور انابیہ کو ایکٹرز سے زیادہ وہاب کی چیخیں سننے کو ملی جو وہ مذاق میں ٹال دیتا تھا۔

"بھائی اپنے سارا مزا خراب کر دیا ہمارا جب آپکو ڈر لگتا ہے تو کیوں دیکھی پھر مووی۔۔۔" ایان نے وہاب کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے کہا ڈر لگا میں تو انجوائے کر رہا تھا۔۔۔" وہاب کے کہنے پر انابیہ نے اپنے ہونٹوں پر اتنی مسکراہٹ کو دبایا۔۔۔ جسے وہاب نے ضرور نوٹ کیا تھا۔۔۔

"چلو اب کافی دیر ہو گئی ہے اپنے روم میں جاؤ تم۔۔۔" وہاب نے ایان کو کہا تو اُس نے انابیہ کی طرف دیکھا جسکی آنکھوں میں شرارت صاف جھلک رہی تھی۔۔۔ اُس نے آنکھوں سے ایان کو اشارہ کیا تو وہ سر ہلا گیا۔۔۔

"بھائی آپکو کوئی آواز سنائی دے رہی ہے۔۔۔" ایان نے کان پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔
 "کیسی آواز؟؟؟" وہاب نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"جیسے کوئی کچھ گا رہا ہو۔۔ angel تمہیں آرہی ہے آواز۔۔" ایان نے انابیہ سے پوچھا تو اُس نے بھی زور زور سر ہلا دیا۔

"وہ دیکھے بھائی وہاں کچھ ہے۔۔۔" ایان نے بک رینکس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو وہاب نے ڈرتے ہوئے پہلے اس جگہ کو دیکھا اور پھر ایان کو۔۔۔۔۔

"ایان مذاق مت کرو میں سیریس ہوں۔۔۔" وہاب نے اُسے آنکھیں دیکھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"بھائی میں مذاق نہیں کر رہا وہ دیکھے وہ دیکھے وہاں ہے کوئی۔۔۔" ایان نے ڈرتے ہوئے کہا تو وہاب نے آگے بڑھتے ہوئے اس جگہ کو دیکھا جبھی ایان نے وہاب کے کان کے پاس جھکتے ہوئے کوئی ڈرونی سے آواز نکالی۔۔۔

"اے۔۔۔ اے۔۔۔ اے۔۔۔" وہاب آنکھیں بند کرتے چیختا ہوا پیچھے صوفے پر گر گیا۔۔۔ پورا اسٹڈی روم اسکی چیخوں سے گھونج اٹھا۔۔۔ جبکہ انابیہ اور ایان اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے ہنسنے میں مصروف تھے۔۔۔ وہاب نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو وہاں سامنے وہ دونوں کھڑے پاگلوں کی طرح ہنس رہے تھے۔۔۔

"بھائی آپ مان کیوں نہیں جاتے آپکو چریلوں سے ڈر لگتا ہے۔۔۔" ایان نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔ جب وہاب اُسے دیکھنے میں مصروف تھا جو اج دل کھولے مسکرا رہی تھی۔ شاید وہ یہاں ایڈجسٹ ہو رہی تھی اب یا پھر ایان کے ساتھ وہ کافی comfortable رہتی تھی۔۔۔ وہاب اپنے ڈر کو چھپاتے ہوئے کھڑا ہوا اور اُنکی طرح ہنسنے لگا۔

"مجھے پتہ تھا تم لوگ مجھے بے وقوف بنا رہے ہوں۔۔۔ اس لیے میں نے کہا چلو تھوڑی ایکٹنگ کر لو۔۔۔" وہاب کو بیشک جتنا مرضی ڈر لگ رہا ہو لیکن وہ وہاب ملک ہی کیا جو دوسروں کے سامنے کمزور پڑھ جائے۔۔۔ اسکی بات پر ایان نے انابیہ کو دیکھا جو ابھی بھی دبی دبی آواز میں ہنس رہی تھی۔۔۔ "بھائی آپ جانتے ہیں جب لومڑی کو انگور نہیں ملتے تو وہ کیا کہتی ہے۔۔۔" ایان نے اسکے پاس اتے ہوئے کہا۔۔۔ وہاب نے اُسے نہ سمجھی سے دیکھا۔۔۔

"وہ کہتی ہے کہ انگور کھٹے ہے۔۔۔" ایان نے اسکے پاس جھکتے ہوئے کہا اور فوراً باہر کو بھاگا۔۔۔ جبکہ انابیہ اُسے دیکھتی ہنس رہی تھی۔۔۔ وہاب کو جب بات سمجھ میں آئی تو غصے سے انابیہ کو دیکھا جو اسکے دیکھتے ہی فوراً باہر نکلی تھی۔۔۔

"ایان دیکھ لوں گا میں تمہیں۔۔۔" وہاب کہتا اپنے کمرے میں آیا جہاں انابیہ کمبل سر تک تانے لیٹی تھی یا شاید اندر ہنس رہی تھی۔۔۔ وہاب چپ چاپ آکر بیڈ پر لیٹ گیا۔۔۔ جب انابیہ نے منہ باہر نکالا وہ سائنڈ لیمپ آف کر رہا تھا۔

"ویسے آپکو ڈر لگ رہا ہے تو آپ لائٹ آن کر کے سو سکتے ہیں۔ مجھے کوئی پروہلم نہیں ہو گی۔۔" انابیہ نے اُسے لائٹ آف کرتے دیکھ تنگ کرنے کے لئے کہا اور دوبارہ اپنا منہ کمبل میں گھسا لیا۔۔

"مجھے ڈر نہیں لگتا۔ میں مذاق کر رہا تھا۔۔" وہاب نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا لیکن کمبل کے اندر سے اسکی ہنسنے کی آواز آئی تو وہاب بیچارہ اُسے دیکھتا بیچ و تاب کھا کر رہ گیا۔۔

وہاب کی نظر اُن دونوں پر ہی جمی تھی جو کانوں میں نہ جانے ایسے کون سے راز بتا رہے تھے اور انکی ہنسی رک ہی نہیں رہی تھی۔۔ سب اس وقت کھانے کے ٹیبل پر موجود تھے۔۔

"کیا باتیں ہو رہی ہے تم دونوں میں۔۔۔" زاہد صاحب نے اُنھیں دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"پاپا وہ کل نہ ہم ایک لومڑی سے ملے تھے۔ اوہ۔۔۔ سوری شاید لومڑی تھا۔۔" ایان نے ہنستے ہوئے کہا۔۔ جبکہ وہاب نے ٹیبل کے نیچے سے ایان کو زور سے ٹانگ ماری۔۔

"کیا بولی جا رہے ہو تم ایان میری بات سنو۔۔ آپ سب آج گھر جلدی واپس آ جانا انابیہ کی میٹھا پکائی کی رسم رکھی ہے میں نے آج اور ساتھ ہی اریبہ لوگوں کو بھی انوائٹ کر لیا ہے۔۔" اُنکی بات سنتے انابیہ کو ایک زبردست جھٹکا لگا۔۔ وہ زور زور سے کھانسنے لگی۔۔

"کیا ہوا angel!۔۔" ایان نے اُسے پانی دیتے ہوئے کہا جبکہ وہاب بھی فکر مند ہوا۔۔۔۔

انابیہ نے خود کو سنبھالتے ہوئے شمینہ بیگم کو دیکھا جو اُسے فکر مندی سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

"لیکن ممّا مجھے تو کچھ بھی بنانا نہیں آتا۔۔" انابیہ نے معصوم سے منہ بنا کر کہا جبکہ وہاب نے اسکی بات سن کر اپنی ہنسی دبائی۔۔۔۔

:تو اس میں پریشان ہونے والی کونسی بات ہے میں تمہاری مدد کروں گی نہ بیٹا۔۔" سمینہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔ تو انابیہ کو تھوڑا حوصلہ ہوا لیکن وہاب کی دبی دبی ہنسی وہ محسوس کر سکتی تھی۔۔۔

"کیا یہ مجھ پر ہنس رہے ہیں۔۔" انابیہ نے سوچتے ہوئے اُسے دیکھا جو اب شمینہ بیگم سے الوداعی کلمات کہتا باہر نکل گیا۔

"سر آپسے مرزا انڈسٹری کے ceo مسٹر صائم مرزا ملنے آئے ہیں۔" سیکرٹری نے فون پر سعد کو اطلاع دی۔

"ٹھیک ہے آپ بھیج دے انھیں۔۔۔۔" سعد نے کہتے فون رکھ دیا۔۔۔۔ وہ چلتا ہوا اسکے ٹیبل کے سامنے آکر رُکا۔۔۔۔۔

"کیسے آنا ہوا یہاں۔۔۔" سعد نے اُسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔ تو وہ بھی اسکے سامنے کرسی کھینچتا بیٹھ گیا۔۔۔۔

"میں تم سے کچھ پوچھنے آیا ہوں سعد۔۔۔" صائم نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"کیا پوچھنا چاہتے ہو۔۔۔" سعد نے اس پر نظر جمائے پوچھا۔۔۔۔

"انابیہ کہاں ہے؟؟؟۔۔۔" صائم نے اُس سے پوچھا تو وہ ٹیبل پر اپنے ہاتھ رکھے آگے کو جھکا۔۔۔۔۔

"تمہیں اس بات سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے۔۔۔" سعد نے اُسے کہا تو وہ مسکرا دیا۔۔۔۔۔

"سعد میں تم سے اس لیے پوچھنے آیا تھا کہ شاید تم مجھے بتا دو اور مجھے محنت نہ کرنی پڑے۔۔۔" صائم کرسی سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔۔۔ نظریں اُس پر جمی تھی۔۔۔۔۔

"صائم میں تم سے کہہ رہا ہوں اسکا پیچھا چھوڑ دو۔۔۔" سعد نے کہا تو وہ ذرا آگے کو جھکا۔۔۔۔۔

"انابیہ کہاں ہے سعد؟" صائم نے اس دفعہ سخت مزاج سے پوچھا۔۔۔۔۔

"میں تمہیں نہیں بتاؤ گا تم یہاں سے جاسکتے ہو۔۔۔" سعد نے اُسے باہر کی راہ دکھائی تو وہ ہنستے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

"تمہیں لگتا ہے اگر تم مجھے نہیں بتاؤ گے تو کیا میں اُسے نہیں ڈھونڈ سکتا۔۔۔ میں اُسے ڈھونڈ لو گا سعد۔۔۔" صائم کہتا باہر چل دیا جب وہاب سعد کے کین میں داخل ہو رہا تھا۔۔۔

"کوئی ریلیٹو آیا ہوا تھا۔۔۔" وہاب نے سعد کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

"کوئی ضروری نہیں ہے تم بتاؤ خیریت تھی۔۔۔" اسکے کہنے پر وہ اسکے ڈیل ڈسکس کرنے لگا جسکی وجہ سے وہ آیا تھا۔۔۔ جبکہ صائم نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے آصف کو کال کی جو پچھلے ہفتے ہی پاکستان آیا تھا۔۔۔۔۔

"آصف مجھے انابیہ کے بارے میں ساری دیتیلز چاہیے وہ کہاں ہے مجھے جلد سے جلد پتہ چلنا چاہیے۔۔۔" صائم نے کہتے فون بند کر دیا اور گاڑی سٹارٹ کرتا وہاں سے نکل گیا۔

سب اس وقت tv لاؤنج میں بیٹھے تھے۔۔۔ جب کھانے کے بعد انابیہ اب سب کو کھیر سرو کر رہی تھی۔ جو اُسے ثمنینہ بیگم کی مدد سے بنائی تھی۔۔۔

"یہ کھیر واقعی ہماری انابیہ نے بنائی ہے کیا؟؟؟؟" سعد نے کھیر کا چچ منہ میں ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔
 "ہاں میں نے بس گائیڈ کیا ہے۔۔۔" ثمنینہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔
 "ارے واہ پھر تو یہ بہت جلد ہی کوکنگ ایکسپرٹ ہو جائے گی۔۔۔" اریبہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"کیسے ایکسپرٹ نہیں بنے گی جب اُسکا شوہر خود اتنا اچھا کک ہے۔۔۔" سعد نے ہستے ہوئے کہا جبکہ انابیہ جو کچن سے کھیر کی دوسری ٹرے لا رہی تھی چونک کر وہاب کو دیکھا۔۔۔

"ہاں angel بھائی بہت اچھی کوکنگ کرتے ہیں۔ اور ہر سنڈے کو ڈنر بھائی ہی بناتے ہیں۔۔۔ پرسوں سنڈے ہے تم اپنی فیوریٹ ڈشز بتا دینا۔۔۔" ایان کے کہنے پر سب مسکرا دیے۔۔۔۔۔

انابیہ وہاب کو کھیر سرو کرتی آگے بڑھنے لگی جب وہاب نے اُسکا بازو پکڑتے اُسے روکا۔۔۔۔۔
 "یہ کیا ہوا ہے۔۔۔" وہاب نے اُسکا ہاتھ دیکھتے ہوئے کہا جہاں جلنے کا نشان تھا۔۔۔۔۔

"یہ وہ کھیر بناتے ہوئے تھوڑا سا جل گیا تھا۔۔۔" انابیہ نے نروس ہوتے ہوئے کہا۔۔۔ وہ سب کے سامنے اسکے ہاتھ تھامے ہوئے تھا۔۔۔

"یہ تھوڑا سا ہے۔۔۔" وہاب نے اُسے ٹرے لیتے سامنے ٹیبل پر رکھی۔۔۔ اور انابیہ کو اپنے پاس بیٹھاتے ہوئے پاکیزہ کو فرسٹ ایڈ باکس لانے کا کہا۔۔۔

"وہاب آپ زیادہ فکر مند ہو رہے ہیں یہ اتنی بڑی چوٹ نہیں ہے۔۔۔" انابیہ نے اُسے کہا جو اسکے ہاتھ پر مرہم لگا رہا تھا۔۔۔ جب وہ مرہم لگا چکا تو سب کو دیکھتا فوراً انابیہ کا ہاتھ چھوڑا۔۔۔ سب ہنستے ہوئے اُسے دیکھ رہے تھے۔۔۔ انابیہ اٹھتی کچن میں چلی گئی۔۔۔۔۔ جبکہ سعد وہاب کی فکر مندی دیکھ کر کافی مطمئن ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

"یہ تمہارا انعام۔۔۔" جبار صاحب نے اُسے کچھ نوٹ دیتے ہوئے کہا تو اُسے منع کر دیا لیکن ثمنینہ بیگم کے کہنے پر وہ چپ کر کے وہ نوٹ تھام گئی۔۔۔ جبکہ سعد نے بھی اُسے انعام کے طور پر کچھ رقم دیے۔۔۔ ایان اسکے لیے گولڈ کی رنگ لایا ہوا تھا جو اُسے انابیہ کو انعام کے توڑ پر دی۔ سب کو وہاب کے گفٹ کا انتظار تھا لیکن شاید وہ لانا بھول گیا تھا۔ سمینہ بیگم کو اس پر غصہ تو بہت آیا مگر وہ سب کے سامنے اُسے کچھ کہہ ناسکی۔۔۔ ثمنینہ بیگم نے انابیہ کو سونے کے دو خوبصورت کنگن پہنائے جو اُسکا انعام تھے۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ سب الوداعی کلمات کے بعد اب جا چکے تھے۔۔۔۔۔

وہاب اپنے بیڈ پر بیٹھا موبائل استعمال کر رہا تھا جب اُسے انابیہ کو دیکھا وہ سونے کی تیاری میں تھی۔۔۔۔۔

"یہ تمہارے لیے۔۔۔" وہاب نے اپنے پاس پڑا باکس اُسے دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"لیکن ممانے تو مجھے گفٹ دے دیا ہے۔۔۔" انابیہ نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا اُسے منہ دکھائی والی بات یاد آئی اُسے یہی لگا کہ شمینہ بیگم کے کہنے پر ہی وہ یہ لایا تھا۔۔

"یہ میری طرف سے ہے تمہارا انعام کھیر اچھی بنی تھی۔۔۔" وہاب نے کہتے باکس کھولا اس میں خوبصورت سی anklets تھی۔۔۔ وہاب نے آگے کیا تو انابیہ نے باکس پکڑتے ہوئے دیکھا وہ واقعی بہت خوبصورت تھی۔۔۔ اس نے خوش ہوتے وہاب کو دیکھا۔۔۔

Thank you!!!

انابیہ نے وہاب سے کہا تو وہ سر ہلاتا سونے کے لیے لیٹ گیا۔۔۔ جبکہ انابیہ آج بہت خوش تھی اُسے فرسٹ ٹائم کوکنگ کی تھی۔ وہ کافی ڈر بھی رہی تھی پر اتنی تعریف سن کے اُسے بہت اچھا لگا تھا۔۔۔ لیکن کھیر میں ڈرائی فروٹس ڈالے ہوئے تھے جس وجہ سے وہ خود کھیر نہیں کھا سکی۔۔۔۔ نہ ہی ابھی تک انابیہ نے ملک ہاؤس میں کسی کو اپنے استھما کا بتایا تھا۔ اس لیے وہ خود ہی احتیاط کر رہی تھی۔ وہ باکس کو الماری میں رکھتی آکر سونے کے لیے لیٹ گئی۔

"تمہارا ہاتھ کیسا ہے اب۔۔۔" اُسے آنکھیں بند کی ہی تھی جب وہاب کی آواز آئی۔۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔" انابیہ نے لیٹے لیٹے جواب دیا۔۔۔ وہاب کی دوبارہ آواز نہیں آئی تو وہ بھی خاموش ہو گئی۔

"بھائی مجھے مت مارے پلز بھائی۔۔۔" وہاب کو انابیہ کی آواز سنائی دی تو اُس نے اٹھتے ہوئے اُسے دیکھا وہ اپنے گلے پر ہاتھ رکھے کچھ بول رہی تھی شاید کوئی برا خواب دیکھ رہی تھی۔۔۔

"انابیہ۔۔۔۔۔ انابیہ۔۔۔" وہاب نے اس کے ہاتھوں کو پکڑتے ہوئے آواز دی تو ڈر کے اٹھ بیٹھی۔۔۔ اُس کا چہرہ پسینے سے شرابور تھا۔۔۔ سانس بھی ہموار نہ تھی۔۔۔ اُس نے لمبی لمبی سانس کھینچتے وہاب کو دیکھا جو فکر مندی سے اُسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"کیا ہوا انابیہ تم اتنی ڈری ہوئی کیوں ہو؟؟؟" وہاب کے پوچھنے پر اُس نے نفی میں سر ہلا دیا۔۔۔۔۔
 "تمہیں سانس لینے میں کوئی پرولم ہو رہی ہے کیا۔۔۔" وہاب نے اس کی پھولتی ہوئی سانس دیکھ کر پوچھا
 آنکھوں میں فکر مندی صاف جھلک رہی تھی۔۔۔۔۔

"نہہ۔۔۔ نہیں ممیں ٹھیک ہوں۔۔۔" انابیہ اُسے کہتی اٹھی اور الماری سے اپنا پمپ لیتی باہر چلی گئی۔۔۔ جبکہ وہاب اس کے پیچھے لپکا۔۔۔۔۔

وہ نیچے آیا تو اس پر نظر پڑی جو پانی پی رہی تھی شاید پمپ استعمال کر چکی تھی اس لیے اس کی سانسیں بحال ہو رہی تھی لیکن وہاب پمپ نہیں دیکھ پایا جو اُس نے کچن کاؤنٹر پر رکھا ہوا تھا۔۔۔۔۔

"انابیہ تم ٹھیک ہو؟؟؟" وہاب کے پوچھنے پر اُس نے چونک کر اُسے دیکھا۔۔۔۔۔

"میں وہ پانی پینے آئی تھی۔۔۔" انابیہ نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا جو اس پر نظر جمائے کھڑا تھا۔۔۔۔۔

"مگر نیچے آنے کی کیا ضرورت تھی کمرے میں جگ پڑا تھا۔۔۔" وہاب کے کہنے پر وہ ذرا

گھبرائی۔۔۔۔۔

"مجھے پتہ نہیں تھا۔۔۔" انابیہ کو یہی بہانہ سو جا۔۔۔ وہاب اسکی ہچکچاہٹ محسوس کر سکتا تھا اُسے یہی لگا کہ انابیہ کسی برے خواب سے ڈر گئی ہے اور اسی لیے شاید نیچے آگئی تھی وہ مزید کوئی سوال کیے بنا سر ہلاتا واپس چلا گیا۔ جبکہ انابیہ اس بات کا شکر کر رہی تھی کہ نہ ہی اُنھیں نے خواب کا پوچھا اور نہ ہی پمپ دیکھا وہ خوا مخواہ وہاب کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"پاکیزہ آپا ممما کہاں ہے؟" انابیہ ثمنینہ بیگم کو ڈھونڈتی کچن میں آئی تو وہاں پاکیزہ کو دیکھ وہ اُنسے پوچھنے لگی۔

"انابیہ بی بی بیگم صاحبہ تو ظہر کی نماز ادا کر رہی ہے prayer room میں۔۔۔" پاکیزہ کے کہنے پر وہ سر ہلاتی prayer room کی جانب چل دی۔۔۔ یہ ملک ہاؤس کا سب سے خوبصورت کمرہ تھا جیسی مسجد کی طرح کا بنایا ہوا تھا ثمنینہ بیگم اپنی نمازیں یہی ادا کرتی تھی۔۔۔ انابیہ اپنے سلپرز اتارتی اندر داخل ہوئی تو ثمنینہ بیگم دعا مانگ رہی تھی۔۔۔ وہ اُنکے پاس جا کر بیٹھ گئی۔۔۔ ثمنینہ بیگم اپنی دعا سے فارغ ہوئی تو اُسے وہاں دیکھ کر مسکرائی۔۔۔ اور اُسے قریب لاتے اس پر پھونک مارنے لگی۔۔۔ انابیہ نے مسکراتے ہوئے اُنھیں دیکھا۔۔۔ "آپ میرے لیے دعا کرے گی ممما۔۔۔" انابیہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔۔۔

"بھلا ماں اپنی اولاد کے لیے دعا نہیں کرے گی تو کس کے لیے کرے گی میری تو سری دعائیں تم تینوں سے شروع ہو کر تم تینوں پر ختم ہو جاتی ہے۔۔۔" ثمنینہ بیگم نے اسکے سر پر پیار دیتے ہوئے کہا۔۔۔

"انابیہ بیٹا تم نماز نہیں پڑھتی۔۔۔" ثمنینہ بیگم نے اُسے دیکھتے ہوئے پوچھا تو اُس نے شرمندگی سے اپنی گردن جھکا لی اور سر کو نفی میں ہلایا۔۔۔۔

"بابا کے ڈانٹ سے بچنے کے لیے کبھی کبھار پڑھ لیتی تھی لیکن کبھی بھی قائم نہیں رہی میں۔۔۔" انابیہ سر جھکائے بول رہی تھی۔۔۔۔

"بیٹا اپنی نماز قائم کرو اٹھو اور جا کر وضو کرو پھر نماز ادا کرو میں کچن میں کھانا دیکھ لو۔۔۔" وہ نرمی سے کہتی باہر چلی گئی۔۔۔ جبکہ انابیہ وضو کرنے کی نیت سے باہر چلی گئی۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ اپنی نماز ادا کر کے جانماز پر یونہی انگلیوں سے گول دائرے بنا رہی تھی۔۔۔ پھر دعا کی صورت میں ہاتھ اٹھائے۔۔۔

"اللہ تعالیٰ مجھے معاف کر دے۔ میں اپنی نمازیں قائم نہیں رکھ سکی۔۔۔ مجھے توفیق دے کہ میں ساری نمازیں پڑھ سکوں۔۔۔ اللہ تعالیٰ میرا دل بُہت پریشان ہے۔۔۔ یہاں پر سب بُہت اچھے ہے۔۔۔ لیکن میرا ماضی میرا پیچھا نہیں چھوڑ رہا۔۔۔ مجھے وہ خواب بار بار آجاتا ہے اللہ تعالیٰ۔۔۔ مجھے بابا کی بھی بُہت یاد آتی ہے۔۔۔ صائم۔۔۔" اُسکا نام لیتے ہیں انابیہ کی آنکھ سے آنسو بہنے لگے۔۔۔ "اللہ تعالیٰ آپ انکا خیال میرے دل سے نکال دے۔۔۔ میں اپنے شوہر کے ساتھ مخلص رہنا چاہتی ہوں۔۔۔ اللہ تعالیٰ مجھے تو دعا مانگنے کا طریقہ بھی نہیں آتا لیکن آپ تو دل میں چھپی ہر بات سے واقف ہے نہ مجھے سکون عطا کر دے۔ اللہ تعالیٰ مجھے سکون عطا کر دے۔۔۔" اُس نے روتے ہوئے اپنے چہرے پر دونوں ہاتھ پھیرے اور اپنے آنسو صاف کرتی خود کو نارمل کرنے لگی۔ وہ اُن سب کے سامنے مضبوط رہنا چاہتی تھی خوش

رہنا چاہتی تھی۔

"تم ابھی تک تیار کیوں نہیں ہوئے ایان۔۔۔" وہاب نے اسکے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا جو بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔۔۔

"وہاب بھائی میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے اس لیے میں آج آفس نہیں جا رہا۔۔۔" ایان نے اُسے دیکھتے ہوئے جواب دیا چہرے پر دنیا جہاں کی بیزاری سچی ہوئی تھی۔۔۔

"کیا ہوا ہے تمہیں بالکل ٹھنڈے تو ہو۔۔۔۔۔" وہاب نے اسکے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔
"تو آپکو کس نے کہا مجھے بخار ہے۔ میرے تو پیٹ میں درد ہو رہا ہے۔۔۔" ایان نے پیٹ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ریسٹ کرو۔۔۔۔۔" وہاب اُسے کہتا باہر چلا گیا۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد ایان نیچے آیا تو وہاب اور زاہد صاحب نکل چکے تھے۔۔۔۔۔

"ایان آپ کی طبیعت کیسی ہے اب؟؟" انابیہ نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"میں تو بالکل ٹھیک ہوں angel۔۔۔۔۔ بس Mr Hitler کو دھوکا دیا تھا ورنہ وہ کبھی مجھے آف نہ

لینے دیتے۔۔۔" ایان نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔ تو انابیہ نے حیران ہوتے اُسے دیکھا۔۔۔

"یعنی آپ بالکل ٹھیک ہے۔۔۔" انابیہ کے پوچھنے پر ایان نے زور و شور سے اپنا سر ہلا دیا۔۔۔ جبکہ ثمنینہ

بیگم نے اسکے سر پر ایک تھپڑ رسید کیا۔۔۔۔۔

"ایان اپنی حرکتیں ٹھیک کر لو تم۔۔۔" شمینہ بیگم نے اُسے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"مما میں پچھلے پورے ایک مہینے سے کام کر رہا ہوں۔ ایک دن کا آف لے لیا تو کیا ہوا۔۔۔ آج میں سارا دن angel کے ساتھ انجوائے کرو گا۔۔۔" ایان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"اچھا کیا کرو گے تم دونوں۔۔۔" سمینہ بیگم کے پوچھنے پر انابیہ نے اپنے کندھے اچکا دیے جبکہ ایان کے چہرے پر مسکراہٹ ابھی بھی سچی تھی۔۔۔۔

"ہم کرکٹ کھیلے گے فوٹبال کھیلے گے اور جو angel کہے گی۔۔۔" ایان نے انابیہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا اور اُسے باہر لے گیا جہاں وہ اپنے گارڈز کو اپنے ساتھ ملائیں کرکٹ کھیل رہے تھے۔۔۔ تقریباً 4 بجے کا ٹائم تھا جب وہ اپنے روم میں آئی تھی۔۔۔ ایان اُسے آنے ہی نہیں دے رہا تھا لیکن وہ تھوڑا ٹائم لیتی ابھی اندر داخل ہوئی تھی جب اُسے مسلسل اپنے فون پر کال آتی سنائی دی۔۔۔ اُسے فون اٹھا کر دیکھا تو unknown نمبر تھا۔۔۔ انابیہ نے اپنے کندھے اچکا دیے۔۔۔

"پتہ نہیں کس کی کال ہے۔۔۔" انابیہ نے کال بند کرتے فون واپس رکھ دیا اور خود بیڈ پر بیٹھ گئی جب دوبارہ سے اُسکا فون بج اٹھا۔۔۔ انابیہ نے دیکھا تو وہی unknown نمبر تھا۔۔۔۔

"ہیلو۔۔۔" اُسے فون اٹینڈ کرتے ہوئے کہا۔۔۔ جبکہ دوسری جانب صائم اسکی آواز سن کر بالکل ساکن کھڑا تھا۔

"ہیلو۔۔" انابیہ نے دوبارہ سے کہا تو صائم نے فوراً کال بند کر دی۔۔ "اے۔۔۔ یہ کیا بات ہوئی خود ہی کال کی پھر خود ہی بند کر دی۔۔ شاید wrong کال ہوگی۔۔" انابیہ خود سے کہہ رہی تھی جب ایان knock کرتا اندر داخل ہوا۔۔

"کس سے باتیں کر رہی ہو angel۔۔۔" ایان اس کے پاس بیٹھتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

"پتہ نہیں شاید کوئی wrong نمبر تھا۔۔" انابیہ نے لاپرواہی سے کہا۔۔۔۔۔

"چلو نہ اب فوٹبال کھیلنے ہے اٹھو۔۔" ایان اُسے کہتا پھر باہر لے گیا۔۔۔۔۔

وہ دونوں اب گارڈن میں فوٹبال کھیل رہے تھے۔۔۔ انابیہ ایان کے ساتھ کافی انجوائے کر رہی تھی۔ وہ بہت خوش بھی لگ رہی تھی۔۔ ایان شاید اُسکا دل لگانے میں کامیاب ہو رہا تھا۔۔۔

"واؤ یہ کس کی بانیکس ہے؟؟؟" آج شاید گیراج کی صفائی ہو رہی تھی تبھی دروازہ کھولا ہوا تھا۔۔ انکا فوٹبال وہاں آیا تو انابیہ اور ایان اُسے لینے وہاں پہنچے لیکن سامنے کھڑی نئے ماڈل کی بانیکس کو دیکھتے ہوئے انابیہ نے دلچسپی سے پوچھا۔۔۔

"یہ میری اور وہ mr hittler کی۔۔۔ اوہ میرا مطلب تمہارے شوہر کی۔۔" ایان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیا میں یہ چلا سکتی ہوں۔۔۔" انابیہ نے آنکھوں میں اشتیاق لیے پوچھا۔۔۔۔۔

"تمہیں بانک چلانی آتی ہے angel؟؟" ایان نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا تو اُسے زور سے ہلا دیا۔ آنکھوں میں خوشی کا ایک جہاں آباد ہو گیا ہو جیسے۔۔۔

"مجھے صا۔۔" انابیہ کہتے کہتے رکی اور خود کو جیسے سنبھالا۔۔۔ "مجھے سعد بھائی نے سکھائی تھی۔۔۔" انابیہ نے بانک کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ چہرے پر سچی پہلے والی مسکراہٹ جیسے کم ہوئی تھی۔۔۔

"تو چلو پھر ایک راؤنڈ ہو جائے۔۔۔" ایان نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا جو ہمیشہ شرارتوں کے لیے جیسے تیار رہتا تھا۔

"لیکن وہاب غصہ کرے گے۔۔ اُنکی بانک اُنکی پر میشن کے بغیر میں نے چلائی تو۔۔۔" انابیہ نے مایوس ہوتے ہوئے کہا۔۔

"یہ بات تو سچ ہے وہ کسی کو اپنی بانک چلانے کی پر میشن نہیں دیتے۔۔۔ مجھے بھی نہیں۔۔۔ لیکن اُنھیں بتائے گا کون۔۔" ایان کے کہنے پر انابیہ نے نہ سمجھی سے اُسے دیکھا۔۔۔۔۔

"آج ایک بزنس ڈنر ہے پایا اور وہاب بھائی لیٹ آئے گے اور ماما اپنے کمرے میں ریٹ کر رہی ہے۔۔۔ ہم جلدی واپس آجائے گے۔۔۔" ایان نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"لیکن۔۔" انابیہ نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے ہی تھے۔۔۔ کہ ایان بول پڑا۔۔۔

"لیکن ویکن کچھ نہیں چلو جلدی سے چینج کر لو تم۔۔۔ ہم ٹونگ کرتے ہیں۔۔" ایان نے اُسے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ بھی ہنس دی۔۔۔ اور اوکے کہتی اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ بلیک جینز اور بلیک ٹی شرٹ کے اوپر سفید شرٹ پہنے نیچے اُتری تو وہ بھی سامنے کھڑا اُسکا انتظار کر رہا تھا اُس نے بھی بلیک جینز اور ٹی شرٹ کے اوپر سفید شرٹ پہن رکھی تھی۔۔۔ جبکہ سفید شرٹ کے بٹنز بھی انابیہ کی طرح کھلے چھوڑے تھے۔۔۔ اُسے دیکھ کر مسکرایا۔۔۔۔۔

"ایان ماما کو بتا دیتے ہیں۔۔۔" انابیہ کے کہنے پر ایان نے نفی میں سر ہلا دیا۔۔۔

"ماما سو رہی ہے میں اُنکے پاس گیا تھا۔۔۔ چلیں؟؟؟" ایان کے پوچھنے پر انابیہ نے سر ہلا دیا اور دونوں گیراج میں چلے گئے جس کا دروازہ اب بند تھا۔۔۔ ایان نے ملازم سے کہہ کر دروازہ کھلوایا۔۔۔۔۔

"گارڈز کا کیا کرے گے۔۔۔" انابیہ نے اُسے دیکھتے ہوئے پوچھا جو ہیلمیٹ پہن رہا تھا۔۔۔۔۔

"اُنہیں بھی دیکھ لے گے۔۔۔ ویسے مجھے تو ایسی فیلنگ آرہی ہے جیسے ہم دھوم مووی میں کاسٹ کیے گئے ہیں۔۔۔" ایان نے ہستے ہوئے کہا تو وہ جو ہیلمیٹ پہنے اُسے دیکھ رہی تھی سے پیچھے پھینکے ہنسنے لگی۔۔۔ ایان نے گارڈز کو ساتھ آتے دیکھ ہاتھ سے رہنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔۔

"سروہاب سر نے سختی سے منع کیا ہے کہ گھر سے کوئی بھی فرد اکیلا نہ جائے ہم اُنکے ساتھ ہوں۔۔۔" ایان کے اشارے کو سمجھتے ہوئے گارڈ نے کہا۔۔۔ تو ایان نے ہیلمیٹ سے آئی شیلڈ ہٹاتے ہوئے اُسے دیکھا۔۔۔

"angel کا دل چاہ رہا تھا اس لیے بھائی نے ہمیں پر میشن دے دی ہے۔۔۔ is that clear....."

ایان نے کہتے آئی شیلڈ دوبارہ گرایا اور بانک آگے بڑھالے گیا اسکے ساتھ ہی انابیہ بھی اپنی بانک آگے لے گئی۔ جبکہ گارڈ بیچارہ اُن دونوں کو دیکھتا ہی رہ گیا۔

"گھر میں آج اتنی خاموشی کیوں ہے لگتا ہے ایان کی طبیعت واقعی خراب ہے۔۔۔" وہاب زاہد صاحب کے ساتھ اندر داخل ہوتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔ وہ لوگ ڈنر اٹینڈ کر کے جلدی ہے گھر آگئے تھے۔۔۔

"میں بھی وہی سوچ رہا ہوں کہ ایان گھر پر ہو اور گھر میں خاموشی ہو نہ ممکن سی بات ہے۔" زاہد صاحب نے ہنستے ہوئے کہا تو ثمنینہ بیگم بھی اُنکے پاس آگئی۔۔۔۔

"بچے کہاں ہے ثمنینہ۔۔۔" زاہد صاحب کے پوچھنے پر انہوں نے یہاں وہاں دیکھا۔۔۔

"پتہ نہیں وہ تو باہر شاید فوٹبال کھیل رہے تھے دونوں۔ میں پھر ریٹ کرنے اپنے کمرے میں چلی گئی تو میری آنکھ لگ گئی۔۔۔ شاید اپنے کمرے میں ہو گے۔۔۔" ثمنینہ بیگم نے کہتے پاکیزہ کو آواز دی۔۔۔۔

"پاکیزہ جاؤ انابیہ اور ایان کو بلا کر لاؤ۔۔۔" پاکیزہ جو کچن میں مصروف تھی اسکے فرشتوں کو بھی نہیں پتہ تھا کہ وہ دونوں کہاں ہے۔۔۔ پاکیزہ سر ہلا کر جانے ہی لگی تھی جب وہاب نے اُسے آواز دیتے روک لیا۔۔۔

"رہنے دے پاکیزہ آپا میں خود دیکھتا ہوں۔۔۔" وہ کہتا اپنے کمرے کی جانب چل دیا۔۔۔

اُسے جیسے آفس سے گھر آتے ہی انابیہ کو دیکھنے کی عادت ہو گئی تھی۔۔۔ وہ اسکے ساتھ نارمل رویہ رکھے ہوئے تھا۔۔۔ یہ شاید انابیہ کے لیے اسکی فیلنگز بدل رہی تھی۔۔۔ لیکن وہ اس بات سے خود انجان بنا گھوم رہا تھا۔۔۔

"انابیہ۔۔" وہ کمرے میں اتا اُسے آواز دینے لگا لیکن وہ کمرے میں بھی موجود نہیں تھی۔۔ اُس نے باہر جانے کے لیے قدم بڑھائے ہی تھے کہ اُسے موبائل فون کی رنگ سنائی دی۔۔ اُسکا موبائل تو نیچے ہی ٹیبل پر پڑا تھا اُس نے سوچتے ہوئے ادھر ادھر دیکھا تو سامنے سائنڈ ٹیبل پر انابیہ کا فون پڑا بج رہا تھا۔۔ اُس نے آگے بڑھتے ہوئے دیکھا تو unknown نمبر تھا۔۔

"یہ تو انابیہ کا فون ہے۔۔" اُس نے کچھ سوچتے ہوئے کال اٹینڈ کی۔۔

"ہیلو۔۔" صائم کے ماتھے پر کسی مرد کی آواز سنتے بل پڑے۔۔۔۔۔

"ہیلو۔۔" کیا سلمان صاحب سے بات ہو سکتی ہے؟؟؟۔۔" صائم نے اپنی آواز بھاری کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"مجھے لگتا ہے آپکو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے یہ Mrs Wahab Malik کا نمبر ہے۔۔۔" وہاب نے wrong نمبر سمجھ کر اطلاع دی۔۔ تو صائم نے شائستگی سے معذرت کرتے ہوئے فون بند کر دیا۔۔۔

"انابیہ کا فون تو یہی ہے شاید ایان کے کمرے میں ہوگی۔۔" وہاب کہتا ایان کے کمرے میں چل دیا لیکن وہاں پر بھی اُن دونوں میں سے کوئی نہیں تھا۔۔ وہ پریشان ہوتا نیچے چل دیا۔

صائم کے چہرے پر اس وقت غصہ جھلک رہا تھا۔۔۔

"یہ انابیہ کا نمبر ہے۔۔۔ وہ کون تھا اور Mrs Wahab اس بات سے کیا مطلب تھا اُسکا۔۔۔" صائم غصے میں یہاں وہاں چکر لگا رہا تھا۔ جب دانیل چلتی اسکے پاس آئی۔۔۔

"کیا بات ہے صائم آپ پریشان لگ رہے ہیں۔۔۔" اُس نے فکر مند ہوتے ہوئے صائم سے پوچھا۔۔۔

"کچھ نہیں وہ آفس کا مسئلہ ہے تم بتاؤ ماما کیا کر رہی ہے۔۔۔" صائم نے خود کو نارمل کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"آپکا کھانے پر ویٹ کر رہی ہے وہ۔۔۔" دانیل کے کہنے پر وہ سر ہلاتا اندر چل دیا جبکہ ذہن میں بہت سے سوال گردش کر رہے تھے۔

"مما وہ دونوں اپنے کمرے میں نہیں ہے۔۔۔" وہاب نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔ چہرے پر الجھن صاف واضح تھی۔۔۔ وہ انابیہ کو دیکھنا چاہتا تھا لیکن وہ تھی کہ نجانے کہاں چلی گئی تھی۔۔۔

"باہر ہوں گے دونوں پاکیزہ دیکھو۔۔۔" شمینہ بیگم کے کہنے پر وہ سر ہلاتی چلی گئی۔۔۔ جبکہ وہاب ایان کو کال کرنے لگا۔۔۔

"بیگم صاحبہ وہ باہر کہیں نہیں ہے۔۔۔" پاکیزہ کے کہنے پر وہاب نے پریشانی سے زاہد صاحب کو دیکھا۔۔۔

"ایان فون بھی نہیں اٹھا رہا۔ انابیہ کا فون کمرے میں ہے۔۔۔ ایان کی گاڑی اور گارڈز دونوں باہر ہے مطلب کہیں باہر بھی نہیں گئے۔۔۔" وہاب کہتا کہتا رکا۔۔۔۔۔ پھر ایک دم پاکیزہ کو گارڈز بلانے کا کہا۔۔۔۔۔

"جی سر۔۔۔" کچھ دیر بعد گارڈز وہاب کے سامنے کھڑے تھے۔۔۔۔۔

"ایان کہاں گیا ہے۔۔۔" وہاب کے پوچھنے پر اُسے چونک کر وہاب کو دیکھا۔۔۔۔۔

"سر ایان سر نے کہا تھا آپ نے اُنھیں اور انابیہ میم کو اجازت دی ہے اس لیے وہ دونوں اکیلے بانیس پر چلے گئے۔۔۔" وہ سر جھکائے کہہ رہا تھا۔ گویا اس اب اندازہ ہوا تھا کہ ایان نے اُسے جھوٹ بولا تھا۔۔۔ جبکہ وہاب نے اپنی آنکھیں زور سے بند کرتے ہوئے دوبارہ کھولیں تو وہ غصے سے بھری ہوئی تھی۔۔۔۔۔

"تم اچھے سے جانتے ہو کہ ایان کی عادت کیسی ہے پھر بھی تم نے اس کی بات پر یقین کر لیا اور انابیہ۔۔۔ باہر کے حالات سے تم سب واقف ہو۔۔۔ اگر آج کچھ ہو جاتا ہے تو اُسکا جواب دے کون ہو گا۔۔۔" وہاب اتنی زور سے دھاڑا کہ گارڈز کانپ گئے جبکہ زاہد صاحب آگے بڑھے۔۔۔۔۔

"وہاب بیٹا وہ بچے تو نہیں ہے آجائے گے۔۔۔" زاہد صاحب نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"پاپا آپ جانتے ہیں میرے کتنے rivals ہے۔۔۔ وہ بس موقع ڈھونڈ رہے ہوتے ہیں۔۔۔ ایان تو ہے ہی صدا کا بیوقوف اپنے ساتھ ساتھ انابیہ کو بھی لے گیا وہ بھی بغیر کسی گارڈ کے۔۔" وہاب کا غصہ کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔

"اب میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو۔۔۔ ڈھونڈو اُن دونوں کو۔۔۔" وہاب کے کہنے پر وہ سر ہلاتے فوراً وہاں سے بھاگے تھے۔۔۔ یہ پہلی دفعہ نہیں ہوا تھا اُن گارڈز کو پہلے بھی ایان کی شرارتوں کی وجہ سے اکثر وہاب سے دانت پڑتی رہتی تھی۔۔۔ جو اُن گارڈز کو با آسانی بیوقوف بنا دیتا تھا۔۔۔۔۔

"ایک تو یہ لڑکا کبھی نہیں سدھرے گا۔۔۔ اپنا فون بھی نہیں اٹھا رہا ہے۔۔۔" وہاب غصے سے چکر کاٹتے لگا۔

وہ دونوں کافی دیر سے سڑکوں پر بانک رائنڈ کر رہے تھے۔۔۔ کبھی ایان آگے نکل جاتا تو کبھی انابیہ۔۔۔ ایان نے آگے نکلتے ہوئے ایک گولگیپے کے اسٹال پر بانک روکی تو انابیہ بھی اسکے پاس اتی بانک روک گئی۔۔۔ سر پر پہنا ہیلمیٹ اتارا تو اسکے سیاہ بال کمر پر پھیل گئے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

"واؤ angel تمہیں صرف تھوڑی سی پریکٹس کی ضرورت ہے تم تو چیمپین بن سکتی ہو۔۔۔" ایان نے اسکے پاس اتے ہوئے اپنے ہاتھ کی بند مٹھی انابیہ کی مٹھی سے ٹکڑا دی۔۔۔۔۔

"میں آپکو بتا نہیں سکتی مجھے کتنا مزہ آیا ایان۔۔۔۔۔" انابیہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"لیکن کافی ٹائم ہو گیا ہے ہم یہاں کیوں رکے ہے۔۔" انابیہ نے سوالیہ نظروں سے پوچھا تو ایان نے اسٹال کی طرف اشارہ کر دیا۔۔

"گول گپے۔۔" انابیہ نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور ایان کے ساتھ آگے چل دی۔۔۔۔۔

"چیلنج کرے فل اسپانسی۔۔" ایان کے کہنے پر اُس نے سر ہلا دیا جبکہ ایان کا موبائل مسلسل بجی جا رہا تھا جو اُس نے سائلینٹ پر رکھا ہوا تھا۔۔ اب وہ دونوں چیئر پر بیٹھے گول گپے کہا رہے تھے۔۔۔

"یہ بھت زیادہ اسپانسی ہے ایان۔۔" انابیہ نے پانی پیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"تم ہار جاؤ گی angel۔۔" ایان کے کہنے پر وہ دوبارہ کہنے میں مصروف ہو گئی۔۔۔۔۔

"یاہو!!!!!! میں جیت گئی۔۔" انابیہ نے خوش ہوتے ہوئے چھلانگ لگائی تو ایان اُسے دیکھ کر مسکرا دیا۔۔۔

"بس دو گول گپوں سے ہارا ہوں میں۔۔" ایان نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا تو انابیہ نے اُسے دیکھ کر زبان

چڑھائی۔۔۔ انابیہ کی اس ہر حرکت پر ایان نے اُسے آنکھیں دکھائی گویا فرضی ناراضگی دکھا رہا

تھا۔۔ لیکن انابیہ یونہی ہنستی رہی تو وہ آگے بڑھ کر پیسے دینے لگا۔۔۔۔۔ انابیہ کو اپنی سانس اچانک بند

ہوتی محسوس ہوئی شاید پھر سے استھما اٹیک ہوا تھا وہ سینے پر ہاتھ رکھتی وہی چیئر پر بیٹھ گئی۔۔۔ زور

زور سے سانس لینے کی کوشش کر رہی تھی جب ایان اس کے پاس آیا۔

"کیا ہوا ہے تمہیں angel ---- angel --" ایان پریشان ہوتا اسکے گال تھپتھپانے لگا۔ جبکہ انابیہ نے اپنی ٹانگ پر بندھے بیگ میں سے پمپ نکالا اور اُسے استعمال کیا۔۔ ایان اسکی کارروائی دیکھ رہا تھا۔۔ کچھ پل بعد وہ نارمل ہوتی ایان کو دیکھ کر مسکرائی۔۔

"میں ٹھیک ہوں آپ پریشان نہ ہو۔۔۔" انابیہ کے کہنے پر اُسے اطمینان ہوا۔۔۔۔

"تمہیں استھما ہے اور تم نے ہم میں سے کسی کو نہیں بتایا angel -- یہ کتنا رُسکی بھی ہو سکتا ہے۔۔" ایان اب اُسے سنجیدہ نظر آرہا تھا۔۔۔۔۔

"پلیز ایان اب آپ گھر جا کر سب کو بتا مت دینا میں ٹھیک ہوں۔۔" انابیہ نے منہ بناتے ہوئی اُسے کہا۔۔۔۔

"میں تو بتاؤں گا کل کو کچھ سیریس بھی ہو سکتا ہے۔۔" ایان نے اسکی بات پر صاف انکار کیا۔۔۔۔۔

"پلیز پلیز۔۔" انابیہ نے اسکے سامنے اپنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"اچھا نہیں بتاؤ گا ایسے تو مت کرو angel --" ایان نے اسکے ہاتھوں کو الگ کرتے ہوئے کہا۔۔

"آپ پکا نہیں بتائے گے نا۔۔" انابیہ نے دوبارہ پوچھا تو ایان نے اُسے دیکھتے ہوئے نفی میں سر ہلا دیا اور اپنا فون نکالا لیکن فون پر وہاب کی اتنی مسڈ کالز دیکھ کر اسکے چودہ تپک روشن ہوئے۔۔۔۔

"بھائی کی اتنی ساری کالز۔۔۔ angel بہت ٹائم ہو گیا ہے بھائی اب تک آگئے ہو ہے اب تو ہم گئے۔۔" ایان کہتا فوراً اپنی بانک کی طرف لپکا۔۔ اس کے پیچھے انابیہ بھی ہیلیٹ پہنتے بانک سنبھال گئی۔۔۔۔۔

آدھے گھنٹے بعد وہ گھر پہنچے تو گارڈز نے اُن کو دیکھ کر سکون کا سانس لیا وہ بیچارے بھی اس پاس اُن دونوں کو ڈھونڈتے ابھی ابھی ہی آئے تھے۔۔۔

"ایان سر وہاب سر آپکو کب سے ڈھونڈ رہے ہیں وہ بہت غصے میں بھی ہے۔۔" ایک ملازم نے اُن کے پاس اتے ہوئے کہا تو دونوں کے ڈر میں مزید اضافہ ہوا۔۔ وہ قدم قدم چلتے اندر آئے تو وہاب اُنھیں یہاں وہاں tv لاؤنج میں چکر کاٹا نظر آیا۔۔ زاہد صاحب اور شمیمہ بیگم بھی پریشان دکھائی دے رہے تھے۔۔۔

وہاب نے اُن دونوں کو دیکھا تو جیسے اندر تک سکون اُتر گیا لیکن اگلے ہی لمحے غصے میں آگے بڑھا۔۔۔

"ایان تمہیں اپنی بیوقوفی کا تھوڑا سا بھی اندازہ ہے۔۔ جب میں نے ہزار دفعہ کہا ہے کہ گارڈز کے بغیر کوئی گھر سے نہیں نکلے گا پھر تم کیوں گئے۔۔" وہاب نے غصے میں کہا جبکہ اُسکا لہجہ اتنا سرد تھا کہ انابیہ ڈرتی ایان کے پیچھے چھپ گئی۔۔ ایان چپ رہا وہ جانتا تھا کہ وہاب کو غصہ کم ہی آتا تھا لیکن جب آتا تھا تو پھر اس کے سامنے بولنے کی ہمت ایان بھی نہیں کرتا تھا۔۔ وہاب نے جب نوٹ کیا کہ انابیہ ڈر رہی ہے تو فوراً اپنے آپ کو کنٹرول کرتا دو تین سانسیں ہوا کے سپرد کرنے لگا گویا خود کو پر سکون کر رہا ہوں۔۔۔

"سوری بھائی۔۔۔" ایان نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا انابیہ ابھی بھی اسکے پیچھے ہی کھڑی تھی۔۔

"ایان میں پریشان ہو جاتا ہوں تم جانتے ہو کہ میں تم سب کی طرف سے لاپرواہ نہیں ہو سکتا۔۔" وہاب اب کی دفعہ بولا تو لہجے میں فکر مندی تھی ایان اسکے گلے لگ گیا۔۔

"بھائی ہم دونوں ٹھیک ہے فکر مند نہ ہو آپ۔۔۔" ایان نے اسکے گلے لگے کہا جبکہ وہاب نے بھی اسکے گرد اپنے بازو پھیلائے۔۔ اتنی دیر سے اسکے ذہن میں نہ جانے کیا کیا اٹے خیال آرہے تھے۔ لیکن دونوں کو صحیح سلامت دیکھ کر وہ اللہ کا جتنا شکر کر رہا تھا یہ وہی جانتا تھا۔۔۔۔۔

"تمہارے تو پیٹ میں درد تھی نہ۔۔" وہاب نے اُسے الگ ہوتے ہوئے اُسے آنکھیں چھوٹی کرتے پوچھا۔۔ جس پر ایان پیٹ پر ہاتھ رکھتا درد سے چلانے لگا۔۔۔۔

"اہ۔۔۔ اہ۔۔۔" ماما میں اپنے روم میں جا رہا ہوں۔ بہت درد ہو رہی ہے۔۔۔" وہ وہاب کو آنکھ مارتا کمرے میں چل دیا۔۔ جبکہ زاہد صاحب اور ثمنینہ بیگم مسکرا دیے۔۔۔۔۔

"بہت ڈرامے باز ہے یہ لڑکا ماما۔۔" وہاب نے ہنستے ہوئے کہا اور انابیہ کے پاس آیا۔۔۔۔۔

"تم ٹھیک ہوں۔۔۔" وہاب نے اُسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

"تم نے میری بچی کو ڈرا دیا ہے وہاب۔۔۔" ثمنینہ بیگم نے انابیہ کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔ جو ڈری سہمی کھڑی تھی۔۔

"لیکن میں نے تو ایسا کچھ نہیں کیا۔۔۔" وہاب نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے ماما۔۔۔ میں فریش ہو کر آتی ہوں۔۔۔" انابیہ کہتی کمرے میں چل دی۔۔۔۔

"اتنا بھی غصہ کرنے والی بات نہیں تھی مجھے اتنا ڈرا دیا۔۔۔ ایان انہیں ٹھیک ہی کہتے ہیں mr hittler۔ اتنے غصے سے دانٹ رہے تھے۔۔ ایسا لگ رہا تھا آنکھوں سے ہی کچا چبا جائے گے ہم دونوں کو۔۔" انابیہ الماری سے کپڑے نکالتی بول رہی تھی۔۔۔۔۔

"اے۔۔" انابیہ الماری بند کرتی پیچھے کو مڑی جب وہاں اسکے سامنے کھڑا ہنس رہا تھا۔۔۔ شاید اُسے انابیہ کی باتیں سن لی تھی۔۔۔ انابیہ اُسے ignore کرتی آگے بڑھنے لگی جب وہاں نے اسکی کلائی پکڑ کر اُسے اپنے پاس کیا۔

"آئی ایم سوری۔۔ میرا مقصد تمہیں ڈرانا نہیں تھا۔۔۔ میں پریشان تھا بہت۔ میرے بہت بزنس rivals ہے انابیہ۔۔۔ میں انہیں کوئی موقع نہیں دینا چاہتا کہ وہ میری فیملی میں سے کسی کو بھی نقصان پہنچائے۔۔" وہاں اُسے دیکھتے ہوئے شائستگی سے کہہ رہا تھا۔ انابیہ کی کلائی ابھی تک پکڑی ہوئی تھی۔۔۔

"سوری۔۔" انابیہ نے سر جھکائے کہا۔۔۔۔۔

"وہ کیوں۔۔" وہ اب اسکی کلائی چھوڑے الماری سے ٹیک لگائے کھڑا تھا آنکھیں ابھی تک اس پر جمی تھی۔۔۔

"میں نے آپکی بانک رائڈ کی ہے آپکی اجازت کے بغیر۔۔۔" انابیہ نے ڈرتے ہوئے کہا گویا وہ پھر سے غصے میں نہ آجائے۔۔

وہاب اسکی بات پر ہنس دیا۔۔۔۔۔

“Its okay “

"تم فریش ہو جاؤ پھر ڈنر کے لیے باہر چلتے ہیں۔۔۔" وہاب کے کہنے پر اُس نے سر اٹھایا۔۔۔۔۔

"ابھی۔۔۔۔۔" وہاب نے اسکے سوال پر سر ہلا دیا۔۔۔۔۔

"میں نیچے ویٹ کر رہا ہوں تمہارا۔۔۔۔۔" وہاب کہتے نیچے چلا گیا تو وہ فریش ہونے چلی گئی۔

"مما ہم دونوں ڈنر کے لیے باہر جا رہے ہیں۔۔۔" وہاب نے اُنکے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"یہ تو بہت اچھی بات ہے تمہیں انابیہ کو لے کر جانا چاہیے بیٹا۔۔۔" شمینہ بیگم نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"ویسے بھائی آپکو کوئی issue نہیں ہوا کہ angel نے آپکی بانک چلائی ہے۔۔۔" ایان نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"جب اُسے بانک ہینڈل کرنی آتی ہے تو مجھے کیا issue ہو گا۔۔۔" وہاب نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔۔۔ جبکہ ایان نے ہونٹوں کو او کی صورت میں بنا کر آواز نکالی۔۔۔۔۔

"بھائی بانک ہینڈل کرنی مجھے بھی آتی ہے لیکن مجھے تو اپنے کبھی نہیں چلانے دی۔۔۔" ایان کے کہنے پر شمینہ بیگم کے ساتھ ساتھ زاہد صاحب بھی ہنس دیے۔۔۔ جبکہ وہاب نے اس کی بات کا کوئی اثر نہیں لیا۔۔۔ انابیہ نے سفید رنگ کی قمیض کے ساتھ کیپری پھن رکھی تھی۔۔۔ بالوں کا جوڑا بنائیں وہ اُنکے پاس آگئی۔۔۔۔۔

"جاؤ بیٹا اللہ کے ایمان۔۔۔" شمینہ بیگم نے اُنھیں مسکراتے ہوئے دعا دی تو وہ باہر نکل گئے۔

ویٹر کو آرڈر دیتا وہاب اب انابیہ کی جانب متوجہ ہوا جو اسکے سامنے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

"تو پھر کیسا رہا تمہارا دن ایان کے ساتھ۔۔۔" وہاب نے مسکراتے ہوئے پوچھا تو بس انابیہ شروع ہو چکی تھی۔۔۔ آج کی ساری روداد سنا کر اُس نے وہاب کو دیکھا وہ ہنستے ہوئے اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

"تھک تو نہیں گئی تم اتنا بول کر۔۔۔" وہاب کے پوچھنے پر انابیہ کے ذہن میں صائم کا چہرہ لہرایا وہی تو تھا جسے وہ اتنی باتیں کرتی تھی۔۔۔ پھر اپنے ذہن کو جھٹکتی سامنے دیکھا وہاں اب صائم نہیں وہاب تھا۔۔۔ اور انابیہ کو اسکے ساتھ وفادار ہونا تھا۔۔۔

"میں تو نہیں تھکتی بس مجھے سننے والے جلدی تھک جاتے ہیں۔۔۔" انابیہ نے کہتے اپنا کھانا شروع کیا جو ویٹر ابھی سرو کر کے گیا تھا۔۔۔

"لیکن میں تو نہیں تھکا تم جتنی چاہے باتیں کر سکتی ہو۔۔۔" وہاب نے چاولوں کا چمچ منہ میں ڈالتے ہوئے اُسے دیکھ کر کہا۔۔۔ تو انابیہ ہلکا سا مسکرا دی۔۔۔۔۔

"نہیں فلحال میرے پاس اتنی ہی باتیں تھی۔۔۔ایان کے ساتھ تو دن بھت اچھا گزر جاتا ہے
۔۔۔"انابیہ نے آج کا دن یاد کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"بلکل اس میں تو کوئی شک نہیں ہے۔۔۔ویسے تمہیں ہیوی بائیکس پسند ہے۔۔۔"وہاب کے پوچھنے پر
انابیہ نے جوش سے اپنا پورا سر ہلا دیا۔۔۔۔

"انٹریسٹنگ۔۔۔"وہاب نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کھانا کھا کر اب وہ بل پے کر رہا تھا جب ویٹر سے گلاس اٹھاتے غلطی سے وہاب پر وہ گلاس گر
گیا۔۔۔۔

"اوہ۔۔۔سوری سر۔۔۔سوری۔۔۔"ویٹر نے وہاب کی شرٹ صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"کوئی بات نہیں میں صاف کر لیتا ہوں۔۔۔"وہ انابیہ کو کہتا ریستروم چل دیا۔۔۔۔۔

"مس انابیہ۔۔۔:انابیہ نے اپنے نام کی آواز پر پیچھے دیکھا تو آصف چہرے پر مکرو مسکراہٹ سجائے
کھڑا تھا۔۔۔انابیہ اُسے دیکھتی ڈر کر اٹھی۔۔۔اُسکا چہرہ زرد پڑنے لگا۔۔۔۔

"کیسی ہیں آپ؟؟"آصف کے کہنے پر وہ فوراً وہاں سے اٹھی اور باہر کی جانب لپکی۔جبکہ آصف نے
ہنستے ہوئے صائم کو میسج ٹائپ کیا اُسکا اتنا ہی کام تھا بس۔۔۔۔

"وہاب۔۔۔وہاب۔۔۔"انابیہ باہر آتی اُسے آوازیں دینے لگی آنکھیں آنسوؤں سے بھر چکی تھی۔وہ اسکی
موجودگی میں خود کو کتنا محفوظ تصور کر رہی تھی۔لیکن اب جب وہ نظر نہیں آرہا تھا تو اُسکا دل

"آپ کہاں چلے گئے تھے۔۔۔" اُس نے روتے ہوئے وہاب کے سینے سے لگتے ہوئے پوچھا تو وہاب پریشان ہوا۔

"انا بیہ کسی نے کچھ کہا ہے کیا تمہیں۔۔۔" وہاب نے اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیا لے میں لیتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کو آوازیں دے رہی تھی آپ نظر نہیں آئے تو میں ڈر گئی تھی۔" انابیہ نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ آنسو ابھی بھی جاری تھے۔۔۔

"میں یہی ہوں بیہ تمہارے پاس ریلیکس۔۔۔" وہاب نے اسکے گال تھپتھپاتے ہوئے کہا۔۔۔ وہاب نے بے اختیار اُسے بیہ کہا۔۔۔ تو انا بیہ نے اپنا سر ہلا دیا۔۔۔ وہ اب خود کو نارمل کر رہی تھی۔۔۔ وہاب نے اُسے گاڑی میں بٹھاتا خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔ اسکے گاڑی آگے بڑھاتے ہی گاڑز بھی اپنی گاڑی میں سوار اسکے پیچھے ہو لئے۔

وہ اسٹڈی روم میں بیٹھا اپنے لیپٹاپ پر مصروف تھا جب اُسے آصف کا میسج موصول ہوا۔۔۔۔۔

"سر میں نے آپکو تصویریں بھیج دی ہے۔۔۔ مس انابیہ۔۔ وہاب ملک کے ساتھ ریسٹورانٹ میں آئی تھی۔۔ ایک ماہ پہلے ہی انکی شادی ہوئی ہے۔۔" صائم نے میسج پڑھتے فوراً تصویریں دیکھی۔۔ ایک تصویر میں وہ دونوں بیٹھے کھانا کھا رہے تھے۔۔ اور ایک تصویر میں انابیہ وہاب کے گلے لگی ہوئی تھی یہ آصف نے تھوڑی دیر پہلے ہی تصویریں لیے تھی کیوں کہ یہ ریسٹورانٹ کی تصویریں تھی۔۔ صائم کی آنکھیں لال انگارہ ہو گئی۔۔ ٹیبل پر پڑی تمام چیزوں کو زمین بوس کرتا وہ چیخا تھا۔۔۔۔۔

"تم کسی اور سے کیسے شادی کر سکتی ہو۔۔۔ کیسے۔۔۔" اُس نے پاس پڑا لیمپ کو زور سے ٹانگ ماری تو وہ بھی نیچے گرتا ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا۔۔

اور پھر وہ زور زور سے ہنسنے لگا۔۔۔ وہ پاگلوں کی طرح ہنستے ہوئے تصویروں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

"میں دیکھتا ہوں انابیہ تم کب تک خوش رہتی ہو اپنے شوہر کے ساتھ۔۔۔ تم صرف میری تھی اور میری ہی رہو گی۔۔" اُس نے غصے میں کہتے فون بھی سامنے دیوار پر دے مارا۔

جباری ہے۔۔

”بسم اللہ الرحمن الرحیم۔۔۔

السلام علیکم احباب۔۔۔۔

”ناولز کی دنیا“ کے ناولز میں خوش آمدید۔۔۔۔

ناولز کی دنیا (NKD) کی جانب سے ناولز کو بغیر کسی غلطی کے آپ تک پہنچانے کی کوشش کی گئی۔ اگر کوئی غلطی اس میں ملتی ہے تو اسے محض اتفاق سمجھا جائے۔ کیونکہ ناول کو پورا پروف ریڈ کر کے ہی پبلش کیا جاتا ہے چوک ہونا محض اتفاق ہوگا۔۔۔
نئے اور مختلف لکھنے والوں کے لیے ”ناولز کی دنیا“ [ویب سائٹ / گروپ / پیج / یوٹیوب چینل](#) دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کر سکتے ہیں۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے۔۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہو سکا آپ کی تحریر پوسٹ ہو جائے گی۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔۔۔

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- [Novels ki duniya](#)

(user name [@zoyatalib77](#))

Facebook group :- [Novels ki duniya](#)

Instagram Page:- [Zoya Talib](#) (UserName: [Novelskiduniya77](#))

Youtube Channel: [Novels Ki Dunya \(NKD\) Official](#)

